اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / دسواں اجلاس (پہلی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز منگل مورخہ 24 / دسمبر 2024 ء بمطابق ۲۱ / جمادی الثانی ۱۴۴۶ ھ ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	پینل آف چیئر پرسنز۔	04
3	نومنتخب رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی میر علی حسن زہری کی حلف برداری۔	04
4	وقفہ سوالات۔	32
5	رخصت کی درخواستیں۔	33
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	33

جلد 10 ☆☆☆ شمارہ 01

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز منگل مورخہ 24 / دسمبر 2024ء بمطابق ۲۱ / جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ۔

بوقت سہ پہر 03 بجکر 55 منٹ پر زیرصدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِکُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَکَبِّرُ ط سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ط یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝ ع

پارہ نمبر ۲۸ سُوۡرَۃُ الحشر آیات نمبر ۲۲ تا ۲۴

ترجمہ: وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی جانتا ہے اور جو پوشیدہ ہے اور جو ظاہر ہے وہ ہے بڑا مہربان رحم والا۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی وہ بادشاہ ہے پاک ذات سب عیبوں سے سالم، امان دینے والا، پناہ میں لینے والا زبردست دباؤ والا صاحب عظمت پاک ہے اللہ ان کے شریک بتلانے سے۔ وہ اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرنے والا، صورت کھینچنے والا، اُسی کے ہیں سب نام خاصے، پاکی بول رہا ہے اُس کی جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغُ۔

جناب اسپیکر: جَـزَاکَ اللّٰه ۔ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۔بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ ۔مَیں قواعدوانضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت ذیل اراکین اسمبلی کو **پینل آف چیئر پرسنز** کے لیے نامزد کرتا ہوں۔

ا۔ پرنس احمد عمر احمدزئی صاحب۔

۲۔ مولوی نوراللہ صاحب۔

۳۔ میر زابد علی ریکی صاحب۔

۴۔ مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب۔

سب سے پہلے مَیں، ہمارے موجودہ سینیٹراور Ex-Chief Minister, Ex-Speaker میر عبدالقدوس بزنجو صاحب اور سینیٹر ثمینہ زہری صاحبہ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور نصراللہ زیرے صاحب، ہمارے سابق ایم پی اے جو ہمارے left side میں بیٹھے ہیں،اُن کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں بھی سابق چیف منسٹر صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں اور محترمہ سینیٹر صاحبہ اور جناب نصراللہ زیرے صاحب کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔ thank you Sir

میر علی حسن زہری: زابد ریکی صاحب! مجھے بھی خوش آمدید کہہ دیں۔

جناب اسپیکر: آپ کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی آرٹیکل 65 جسے آرٹیکل 127 کے ساتھ پڑھا جائے، کے تحت نومنتخب رکن اسمبلی کا اپنی رکنیت کا حلف اُٹھانا۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپنے ایک نوٹیفکیشن بمورخہ 19 دسمبر 2024ء کے تحت جناب علی حسن زہری صاحب کو حلقہ پی بی-21 حب سے رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی منتخب قرار دیا ہے۔ پلیز، پلیز۔ آپ لوگ خاموشی کے ساتھ سنیں۔ آپ کارروائی دیکھیں، دوبارہ آواز اوپر سے نہیں آنی چاہئے۔ لہٰذا جناب علی حسن زہری صاحب! نومنتخب رکن اسمبلی آپ اپنی نشست پر کھڑے ہوجائیں مَیں حلف پڑھتا ہوں آپ میری تقلید کریں۔

(اس مرحلہ میں جناب اسپیکر صاحب نے حلف پڑھا اور معزز رکن نے اُن کی تقلید کردی)

حلف: مَیں علی حسن زہری صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا کہ بحیثیتِ رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان مَیں اپنے فرائض وکارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحقام، یکجہتی اور خوشحالی کے خاطر سرانجام دوں گا کہ مَیں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لیے کوشاں رہوں گا جو کہ قیام

پاکستان کی بنیاد ہے۔اور یہ کہ مَیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی دستور کو برقرار رکھوں گا اور اِس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔ اللہ میری مدد اور راہنمائی فرمائے۔آمین۔

جناب اسپیکر: لہٰذا مَیں جناب علی حسن زہری صاحب کو رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان منتخب ہونے پر اور پورے ایوان کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اور یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ اپنے کارہائے منصبی اَحسن طریقے سے انجام دیں گے۔ جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! مَیں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کو بلوچستان اسمبلی آمد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں نصر اللہ زیرے صاحب جو کہ ہمارے پچھلے tenure میں ہمارے ساتھ ممبر رہے ہیں اُن کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔علی حسن زہری صاحب جو ابھی منتخب ہو گئے ہیں اور انہوں نے حلف اٹھالیا اُن کو بھی welcome کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: .Ok,thank you۔وقفہ سوالات۔میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال دریافت کریں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اگر سوالات سے پہلے آپ مجھے دومنٹ دیدیں کیونکہ SBK والے آئے ہیں روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارا ایک معصور بچہ جو 8 سال کا ہے جو لا پتہ ہے ابھی تک نہیں ملا ہے اگر آپ مجھے دومنٹ دیدیں۔

جناب اسپیکر: جی please فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: .thank you جناب اسپیکر صاحب! ایجوکیشن منسٹر راحیلہ صاحبہ بیٹھی ہیں، SBK کے جو دو، تین سالوں سے باقاعدہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی اِس پر باقاعدہ judgement بھی آ گئے ہیں ابھی تک پورے بلوچستان میں جناب اسپیکر صاحب! SBK کے مسئلے پر بار بار احتجاج کرنا اور بار بار اسمبلی میں پہلے بھی ہم نے اور ہمارے سی ایم صاحب نے debate کی تھی مگر نہیں ہوسکا اس وجہ سے کہ جو قانون میں، جو ایک فیصلہ سپریم کورٹ نے کیا تھا، اُسمیں اسمبلی میں اجازت نہیں تھی۔اس میں AG بھی آئے تھے آصف ریکی صاحب۔ابھی دھرنا دے رہے ہیں سارے بیٹھے ہیں پورے بلوچستان سے 9 ہزار پوسٹوں کی۔ جناب اسپیکر صاحب! نو ہزار پوسٹ اگر یہ لوگ appointment ہو جائیں تو میں کہتا ہوں بلوچستان میں 80% آپ کی ایجوکیشن اور انشاء اللہ اسکول فعال ہو جائیں گے۔اور میں یہ کہتا ہوں منسٹر راحیلہ صاحبہ بیٹھی ہیں۔بہرحال یہ وجہ کیا ہے اس کو pending میں رکھا ہوا ہے۔ ہر دو دن بعد ہر دس بعد کبھی یہ آ رہا ہے کہ permanent انکو نہیں کریں گے کنٹریکٹ کی بنیاد پر رکھیں گے۔حالانکہ سپریم کورٹ نے بھی یہی دیا تھا کہ یہ باقاعدہ permanent پوسٹیں ہیں ان کو جتنا جلد ہوسکتا ہے بلوچستان گورنمنٹ

ان پرappointment کرلے۔مگر یہ تاخیر کا شکار ہیں۔ہم ہمارے پورے بلوچستان کے جتنے ہمارے بیروزگار نوجوان آئے ہیں یہ چوکوں پر بیٹھے ہیں اسی کے حوالے سے۔دوسرا جناب اسپیکر صاحب! مصورنامی بچہ جس کو کتنے دن ہوتے ہیں دس پندرہ دن تو وہ لوگ یہاں دھرنا پر بیٹھے تھے۔اُس کے والد اور کزن ابھی اجلاس سے پہلے مجھ سے ملے۔ ابھی تک اُن لوگوں کا مسئلہ آگے نہیں گیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! اُس میں بھی آپ دیکھ لیں کہ ایک معصوم بچہ۔۔۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ، .order in the House please یہ اوپر جن جن کو سیٹ ملی ہے وہ اپنی نشستوں پر بیٹھے رہیں جو کھڑے ہیں وہ مہربانی کرکے باہر چلے جائیں۔اور سیکورٹی والے ڈسپلن کو قائم رکھیں۔دوبارہ اُدھر سے شور کی آواز آرہی ہے آنرایبل ممبر بول رہے ہیں لیکن آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔جی زابد ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ مصور ہے اُسی طرح خاران سے مختار مینگل ہے۔دس کروڑ کا ڈیمانڈ ہو رہا ہے اُس کا والد کو چھ کروڑ کا ڈیمانڈ ہو رہا ہے، کبھی پانچ کروڑ کا ڈیمانڈ ہو رہا ہے۔ہمارے فنانس منسٹر شعیب جان گئے ہیں خاران کی ڈسٹرکٹ ہے وہ دھرنا بھی ختم ہو گیا ہے۔ابھی تک اُس کا بھی پتہ نہیں ہے، اُسی طرح ڈیمانڈ پر ڈیمانڈ ہے۔ مصور کا بھی ابھی اس کا والد اور کزن آئے تھے جناب اسپیکر صاحب! خدارا! مَیں کہتا ہوں آئی جی اور ڈی آئی جی کو بلائیں کہ یہ مسئلہ کہاں تک پہنچا ہے ہمارے ادارے کم سے کم اُن لوگوں اس کے والد اور کزن کو مطمئن کرسکیں کہ بھائی آپ لوگوں کا مسئلہ کدھر تک گئے ہیں، ہوسکتا ہے نہیں ہوسکتا ہے۔تو جناب اسپیکر صاحب! یہ آپ سے ریکوئیسٹ ہے۔ایک تو منسٹر راحیلہ صاحبہ کا بھی point ہے۔دوسرا مَیں ایم پی اے علی حسن صاحب کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔اور چونکہ مَیں پچھلے اجلاس میں یہاں نہیں تھا۔سردار کوہیار خان کو بھی اپنی طرف سے مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔تو اسی حوالے سے جناب اسپیکر صاحب! اور علی حسن سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ تھوڑا واشک میں ہاتھ ہلکا رکھیں سر۔ thank you Sir

جناب اسپیکر: .thank you اچھا! آپ تمام آنرایبل اراکین سے میری گزارش ہے۔۔۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: پوائنٹ آف آرڈر مسٹر اسپیکر۔

جناب اسپیکر: علی حسن صاحب پلیز آپ تشریف رکھیں۔جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر! یہاں بلوچستان میں ایک ہمارے لیے یہ جو چیک پوسٹ ہے فرنٹیئر کور کی، ہمارے لوگوں کے لیے یہ مطلب بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔اور اسپیشلی جو لکپاس ہے، مطلب لکپاس میں پتہ نہیں یہ فوجی کیا دہشتگرد ڈھونڈتے ہیں، چھالیا ڈھونڈتے ہیں یا ایرانی سامان ڈھونڈتے ہیں، تو مطلب یہ لکپاس کی جو چیک پوسٹ ہے یہاں تین تین، چار چار گھنٹے ٹریفک بند ہوتی ہے۔اب ہونا تو اس طرح چاہئے کہ پامیر سے لے کر جیونی تک جو باڑ لگائی گئی ہے کہ دہشتگردوں کو، مطلب جن کو یہ دہشتگرد کہتے ہیں، دہشتگرد یا اسمگلنگ کا سامان تو یہ جو پامیر سے جیونی تک فوج

تعینات ہے اس باڑ کی اِس طرف پاکستانی علاقے کی طرف، چاہیئے تو یہ کہ مطلب جو وہ دہشتگرد ہو یا اسمگلنگ کا سامان کو وہاں روکیں مطلب یہ کہ شہر کے اندر وہ دہشتگرد ڈھونڈتے ہیں اسمگلنگ کا سامان بھی شہر کے اندر ڈھونڈتے ہیں تو مہربانی کر کے مَیں چیف منسٹر سے بھی کہوں گا کہ یہ جو لکپاس ٹنل یا دوسرے ہیں۔ مثلاً ابھی مَیں اپنے گاؤں سے آتا ہوں وہاں بھی ایک فرنٹیئر کور کی ایک چیک پوسٹ ہے۔ وہ بھی تو وہ ہم سے بھی پوچھتے ہیں کہ کہاں سے آرہے ہو؟ کہاں جا رہے ہو؟۔ اب اِسی طرح مجھے یاد ہے جب چیف منسٹر صاحب، جب ہوم منسٹر تھے اور اُس کے بعد وہ میرے خیال میں سینیٹر بنے تو اُنہوں نے مجھ سے قصہ کیا کہ جب میں بیکن میں جاتا ہوں تو FC والے تین جگہوں پر مجھے روک کر مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ کہاں جا رہے ہیں؟ تو مہربانی کر کے مطلب یہ یعنی میں اِس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ فرنٹیئر کور کی چیک پوسٹوں کو ہٹا دینا چاہیے تاکہ عام عوام کا آنا جانا آسان ہو۔ اور اسپیشلی لکپاس کا میں کہتا ہوں۔ لکپاس کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ لکپاس بھی مسئلہ ہے بولان بھی مسئلہ ہے۔ کسی نے اگر دہشتگرد ڈھونڈنا ہے تو یعنی ہمارے intelligence agencies ہیں اُن کے پاس ساری انفارمیشن ہے۔ وہ کہتے ہیں نمبر ایک ہے، نمبر دو ہے، تو اُن کو دہشتگرد وہاں ڈھونڈنا چاہیے۔ تو مہربانی کر کے اِس لکپاس ٹنل والے مسئلے کو بھی آپ دیکھیں۔

جناب اسپیکر: جی. point is noted.

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: دوسری بات یہ ہے کہ اب ہمارے علاقوں میں مطلب جہاں بھی گیس پائپ لائن بچھی ہوئی ہے۔ اب مثلاً مستونگ، مچھ اور قلات میں گیس نہ ہونے کے برابر ہے۔ آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ ایک دن ہمارے ساتھ ایک وقت مقرر کریں، آپ کیسکو والوں اور گیس والوں کو آپ دونوں کو بلائیں۔ آپ ہمیں بھی بلائیں۔ آئیں گے آپ کی خدمت میں تاکہ اِس مسئلہ کو حل کریں۔

جناب اسپیکر: ok.thank you.۔ جی زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! مَیں سب سے پہلے تو میر علی حسن زہری صاحب کو حلف اُٹھانے پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اور امید یہ کرتا ہوں کہ وہ اِس ایوان کو چلانے میں اور اس صوبے کے لئے اپنی خدمات سرانجام دیں گے۔ دوسری بات یہ ہے نواب صاحب نے کہا جناب اسپیکر! اگر آپ کوئٹہ سے کراچی جاتے ہیں تو کم سے کم پانچ سے آٹھ گھنٹے اپنے لیے رکھ لیں گے کہ جو چیک پوسٹوں پر آپ کو رُکنا پڑے گا۔ آٹھ، نو گھنٹے کے سفر میں پانچ گھنٹے آپ کا extra اڈال دیں۔ آپ لکپاس پر جائیں، تین سے چار گھنٹے، کبھی کبھی تو بالکل بند ہو جاتا ہے تو جتنا ٹائم لگ جائے۔ اُس کے بعد جناب اسپیکر! اگر آپ اوتھل جائیں گے کوسٹ گارڈ آپ کو روکے گا۔ آپ کا ایک ڈیڑھ گھنٹہ وہاں چلا جائے گا۔ کوسٹ گارڈ کے بعد واپس جاؤ گے پھر کورکیٹر اپر کسٹم ہے، کسٹم کے بعد پھر اُس طرف وِندر کے پاس پھر

کوسٹ گارڈ بیٹھا ہوا ہے۔ وہ آپ کو لائن میں کھڑا کر دے گا۔ پھر اگر آپ آگے جائیں گے پھر کوسٹ گارڈ کی ایک چیک پوسٹ حب بائی پاس پر ہے۔حب بائی پاس کے بعد پھر رینجرز ایک ڈیڑھ گھنٹہ وہ آپ سے لے گا۔اُس کے بعد کسٹم لے گا پھر پولیس لے گی تب آپ جا کے کراچی پہنچو گے۔ جناب اسپیکر! اگر آٹھ،نو گھنٹے کے سفر میں پانچ گھنٹے ہم چیک پوسٹوں کو دے دیں اور خاص کر جیسے نواب صاحب نے کہا کہ لکپاس کی جو چیک پوسٹ ہے اِس پر اگر آپ اور مَیں سفر کر لیں یا سی ایم صاحب ایک دفعہ سفر کر لیں کسی پرائیویٹ گاڑی میں پھر پتہ چل جائے گا کہ اگر آپ شام پانچ بجے کے بعد جب کوچز نکلتی اور دوسری گاڑیاں نکلتی ہیں ناں تو آپ گھنٹوں وہاں انتظار کرتے ہیں۔چاہے جو بھی ہوگا اگر آپ کہیں گے کہ جی مَیں تھوڑا سا آگے چلے جاؤں تو وہ لاٹھی سے آپ کی گاڑی کو پیچھے دھکیل دے گا۔تو مہربانی کر کے سی ایم صاحب سے گزارش یہی ہے کہ کم سے کم اگر باقیوں کا بس نہیں چلتا ہے تو یہ لکپاس والی چیک پوسٹ کو یہاں سے کہیں اور شفٹ کر دیں۔کیونکہ ایک ہی ٹنل ہے ناں ایک تو اسکو ختم کر دیں اگر ختم نہیں کر دیں گے تو اس کو کہیں اور شفٹ کر دیں کیونکہ مستونگ جانے والوں کو اگر ایک گھنٹہ لگتا ہے تو دو گھنٹے اُنکو انتظار کرنا پڑتا ہے مستونگ جانے کے لئے۔ مطلب تین چار گھنٹے اُنکو لگ جاتے ہیں کہ مستونگ پہنچتے ہوئے۔تو جناب اسپیکر! ایک تو یہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں نے کہا کہ SBK کے لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم اُنکے پاس گئے تھے اُنکا بھی قصور نہیں ہے میرے خیال میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میرے خیال میں کام کرنا نہیں چاہ رہا ہے کیا ہے کیا نہیں ہے میڈم بیٹھی ہوئی ہیں تو اُنکے آرڈرز اُنکو نہیں دئے جا رہے ہیں کورٹ کا آرڈر ہے کورٹ کا آرڈر ہو گیا کبھی کہتے ہیں کہ جی انکو ہم کنٹریکٹ پر رکھیں گے کبھی کہتے ہیں کہ ہم آدھے رکھیں گے آدھے نہیں رکھیں گے پتہ نہیں مجھے کہ کیا مسئلہ ہے۔میڈم! ہمیں بتا دیں کہ آیا یہ چیزیں ہو رہی ہیں یا نہیں ہو رہی ہیں لوگوں کو کیوں روڈز پر بٹھا دیئے ہیں۔اگر نہیں ہے تو انکو ہم بتا دیں گے کہ جی آپ لوگ چلے جائیں آپ لوگوں کو یہ آرڈرز نہیں ملیں گے تا کہ کوئی چیز اس طرح کی ہو جائے۔ یہ چیزیں جناب اسپیکر! آپ دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: ok. thank you. میڈم! اچھا! ایک منٹ گزارش صرف اِتنی ہے کہ جو point اِنہوں نے raise کیا ہے اُس کو اب reply کرنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ سی ایم صاحب نے note کیا ہے۔

قائدحزب اختلاف: منسٹر جواب دے رہے ہیں جی۔

جناب اسپیکر: ok.ok. اچھا۔

محترمہ راحیلہ حمید خان درانی (وزیر تعلیم): مَیں قدوس بزنجو صاحب، سابق وزیراعلیٰ اور سینئر میری بہن محترمہ ثمینہ صاحبہ کو ایوان میں welcome کرتی ہوں۔اور علی حسن زہری صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں آج اُنہوں نے

باقاعدہ ممبر کا oath لیا۔اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں صوبے کی خدمت کا بھرپور موقع دے۔ جہاں تک زابد ریکی صاحب نے اور اپوزیشن لیڈر نے points raise کیئے۔ دیکھیئے! جب سے ہماری گورنمنٹ آئی ہے یہ SBK کا معاملہ پچھلے پانچ سال سے چل رہا تھا اور یہ مسئلہ ہمیں وراثت میں ملا ہے۔اور اس کے بہت سے issues تھے۔اور بڑا clear vision ہے وزیر اعلیٰ صاحب کا۔اور پوری اسمبلی اس پر بات کر رہی تھی۔ ہر بندہ کہتا تھا کہ اس میں کرپشن ہوئی ہے اس میں پیسے لیئے گئے ہیں پوسٹیں بکی ہیں۔تو وہ ظاہری بات ہے اُس سسٹم کو سمجھنے میں اُن ساری چیزوں کو compile کرنے میں ہمیں بہت ٹائم لگا اور جتنا بھی ٹائم لگا اُس سے تو کم ہی لگا جو پچھلے پانچ سال تک یہ لوگ بھگت رہے تھے بیچارے اور مسلسل یہ جو ہے litigation میں گیا ہائی کورٹ میں پہلے گیا نیچے پھر اوپر سپریم کورٹ گیا۔تو یہ سارے مسئلوں میں یہ سارا ٹائم اُس پر ہوا۔ابھی یہ دوبارہ سڑک پر آئے ہیں۔حالانکہ مجھے بھی بہت سے messages آتے ہیں۔سی ایم صاحب نے تو اس پر clear vision دیا اور سب کے ساتھ بیٹھے اور اُنہوں نے کہا کہ اس پر اُنہوں نے کمیٹیز بنائیں اور اُنہوں نے کہا کہ اس کے اوپر ان کے جو آرڈرز کا کام ہے وہ شروع کیا جائے۔اُن کمیٹیز کے بھی خلاف پھر یہ لوگ litigation میں چلے گئے ہائی کورٹ میں پھر سپریم کورٹ میں۔وہ عمل بھی رک گیا وہ کمیٹیز بھی رک گئیں۔تو مسلسل ڈیپارٹمنٹ اِن تمام چیزوں کو face کرتا رہا ہے۔ابھی پھر ہماری last cabinet کی میٹنگ ہوئی اور cabinet کی یہی decision تھی کہ اِس matter کو ہم دیکھیں گے کہ کس طرح ہم اِن تمام جوانوں کو ہم سب کو اس بات کا احساس ہے کہ ہم نے انکو jobs دینی ہیں اور ہمارا clear vision ہے کہ ایجوکیشن کو بہتر کرنا ہے۔تو اُسکے لئے اُسمیں یہ decision ہوا تھا کہ ہم جتنے بھی لوگ پاس ہیں ہم اُن کو entertain کریں اور اُس کی codal formalities پوری کر کے اُن کو اُن کا result دیں۔لیکن unfortunately جو ہماری کمپنی تھی وہ ہمیں بار بار لیٹر لکھنے کے باوجود ہمیں result بہت late ملا۔اور اب جو current situation ہے جو مَیں تمام ممبرز کے نوٹس میں لانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ تقریباً 23 اضلاع کے results آئے ہیں ہمارے پاس اور ابھی بھی اُن میں ہم نے یہ رکھا ہے کہ اگر کسی کو کوئی بھی اُس بارے میں complain، وہ ہمارے ڈائریکٹوریٹ کو پہنچے ہیں ابھی تک تمام ڈسٹرکٹس سے۔ 23 districts سے۔اور ابھی باقی districts رہتے ہیں ہمارے 37 اضلاع ہیں۔تو وہ بھی ہم نے کہا ہے کہ جتنی جلدی ہمیں result دے دیں تا کہ ہم اس کو announce کریں۔باقی جہاں تک بات ہے یہ cabinet decision تھا کہ contract پر ہم اِنہیں بھرتی کریں گے۔اُس میں مختلف آراء آئی تھیں۔تو یہ سی ایم صاحب کا چونکہ ایک vision ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو jobs تو دے دیں لیکن بعض دفعہ ایسے لوگ بھی آتے ہیں jobs میں جو کہ ایک سسٹم میں اُس طرح سے بروقت بھرتی برائے نام آتے ہیں، ہمارے absentees بہت

زیادہ تھے۔تو یہ ایک مشترکہ cabinet decision تھا۔اور اسکے لئے مَیں سی ایم صاحب سے کہوں گی کہ اگر اُس پر آپ وہ کوئی کمیٹی بنانا چاہتے ہیں یا آپ کی جو بھی direction ہوگی وہ ہوگا لیکن یہ trend ہے کہ پوری گورنمنٹ بہت serious ہے۔دیکھیں یہ پچھلے پانچ سال سے آپ دیکھیں کتنے یہ خوار ہوئے ہیں لیکن ہم نے، ہماری گورنمنٹ نے، سی ایم صاحب کی سربراہی میں ہم نے کوشش کی ہے کہ اس matter کو حل کریں۔اور اب یہ تقریباً حل کی پوزیشن پر ہے۔اب باقی جہاں کنٹریکٹ کی بات ہے چونکہ یہ ایک کابینہ کا فیصلہ ہے اور کابینہ ہی اس کو address کرسکتی ہے اور سی ایم صاحب کی last direction ہے تو ہم اُسی پر جائیں گے۔thank you.

(خاموشی نمازعصر کیلئے اذان)

جناب اسپیکر: Leader of the House اگر آپ کچھ کہنا چاہیں تو please۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): میڈم راحیلہ درانی صاحبہ اور بخت کاکڑ صاحب اور اصغر ترین صاحب اپوزیشن سے اگر یہ دوست چلے جائیں اور اُن سے بات چیت کریں اور یہی کہیں کہ جی جب results آجائیں گے چونکہ ہم نے بار بار لکھا ہے SBK کو کہ وہ ہمیں سارے results دے دے۔23 ڈسٹرکٹس کے رزلٹ آگئے ہیں۔جونہی باقی result آئیں گے تو ہم بھرتی شروع کردیں گے۔جہاں تک کنٹریکٹ اور کنفرم جو jobs ہیں اُس کی بات ہے جو پالیسی کہے گی اُس پالیسی کے مطابق We are open to the dialogue. وہ آجائیں ہم سے بات کریں اور ہم اُن کے ساتھ بات کرلیں گے تاکہ اِدھر سے وہ اپنا احتجاج تو ختم کردیں۔thank you.جی۔

جناب اسپیکر: جن کے نام سی ایم صاحب نے لیے ہیں وہ kindly چلے جائیں اور وہ اُن کے ساتھ بات چیت کرلیں۔جی رحمت صاحب۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: جناب اسپیکر صاحب!اسی بات کو continue کرنا چاہ رہا ہوں اور ہاؤس کے نالج میں لانا چاہ رہا ہوں کہ گزشتہ دس دنوں سے گوادر میں آل پارٹیز دھرنا بیٹھا ہوا ہے اُن کے جائز مطالبات ہیں۔اور انتہائی دکھ اور افسوس ہے کہ سی ایم صاحب گوادر کے دورے پر گئے تھے۔وہاں کے ایم پی اے بیٹھے ہوئے ہیں مولانا صاحب نے بھی کیونکہ پچھلے اَدوار میں بہت سارے ایشوز پر احتجاج کیا، دھرنے دیئے، پچھلی حکومت نے اُن کے دھرنے میں جاکر اُن کو سنا۔لیکن اِس دفعہ سی ایم صاحب کو اُدھر ملنا چاہیے تھا دھرنے کے شرکاء سے، جو آل پارٹیز کی نمائندگی کررہے ہیں بلکہ آل پارٹیز بیٹھی ہوئی ہیں۔جناب اسپیکر!مَیں گوش گزار کروں گوادر میں جو آل پارٹیز بیٹھی ہوئی ہیں، اُن کے چند ایسے مطالبات ہیں، غیر قانونی ٹرالرنگ کے خلاف اور GDA میں جو اسکیم ہیں اُن کی کوئی کوالٹی نہیں ہے۔جب بارش ہوتی ہے تو پورا شہر تالاب کا منظر پیش کرتا ہے۔نہ کوئی پلاننگ ہے نہ کوئی سیوریج سسٹم ہے نہ کوئی ڈرینج سسٹم ہے۔تو اس طرح

اگر صرف بلیک ٹاپ بنانا اور ڈرینج سسٹم نہیں دینا ایک شہری علاقے کو، شہر کی طرح نہیں بنانا، تو یہ زیادتی ہے۔ تیسرا پوائنٹ یہ ہے جیسے لکپاس ٹنل کا دوست بات کر رہے تھے، قلات چیک پوسٹ پر لوگ گھنٹوں گھنٹوں دو، دو، تین تین دن تک ذلیل ہیں اور بھوکے پیاسے سوئے ہوئے ہیں قلات چیک پوسٹ پر۔ آپ کے قلات، مستونگ، پنجگور، خاران، واشک، خضدار، لسبیلہ، حب یہاں کی جتنی گاڑیاں آتی ہیں قلات چیک پوسٹ والے روکتے ہیں۔ البتہ اندرونِ بلوچستان یا especially within division مکران ڈویژن کے internal travelling جو ہوتی ہے اِن پر قدغن لگایا گیا ہے پابندی ہے۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں یہ نواب صاحب نے جو چیک پوسٹوں کے حوالے سے بات کی ہے اِس کو بھی اِسی میں شامل کر دیتے ہیں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: دیکھیں ناں تیسرا یہ ہے کہ مَیں سی ایم صاحب سے یہ گزارش کروں کہ وہ باقاعدہ آل پارٹیز تمام سیاسی جماعتیں بیٹھی ہوئی ہیں، لوگوں کی مشکلات ہیں، وہ اِس پر اپنی حکومتی ایک ٹیم بنائیں اور اُس کے ساتھ بیٹھیں اور اِن مسائل پر توجہ دے دیں۔ دیکھیں! روز بروز دیکھ رہے ہیں کہ جس طرح لوگوں کی توقع ہے حکومت پر، وہ بالکل ایک وہ اعتماد ختم ہوتا جا رہا ہے۔ مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ عوام کے جو مطالبات ہیں اور جہاں سیاسی نمائندے عوامی مسائل کو اُجاگر کرتے ہیں، اُٹھاتے ہیں، مَیں یہی اُمید رکھوں گا کہ ایم پی اے گوادر بیٹھا ہوا ہے، اِس پر وہ serious اس بات کو لے لیں۔ اور حکومتی ایک وفد جائے، کمیٹی جائے، اُن سے ملے اور اُن سے مذکرات کرے۔ مقامی لوگوں کو فاقہ کشی، بھوک اور بیروزگاری سے بچائے۔

جناب اسپیکر: thank you۔ سی ایم صاحب سن رہے ہیں۔ ایک منٹ نعیم بازئی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ ایک منٹ مولانا صاحب۔ جی نعیم صاحب۔

ملک نعیم خان بازئی: مہربانی اسپیکر صاحب۔ مَیں سب سے پہلے سابق چیف منسٹر میر عبدالقدوس بزنجو صاحب اور ثمینہ بی بی زہری صاحبہ اور نصر اللہ خان زیرے صاحب کو بلوچستان اسمبلی آمد پر مَیں خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok۔ جی۔

ملک نعیم خان بازئی: دوسری بات یہ ہے کہ مَیں اپنی جانب سے اور عوامی نیشنل پارٹی کی جانب سے علی حسن زہری صاحب کو حلف اُٹھانے پر مَیں مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you, thank you.

ملک نعیم خان بازئی: تیسری بات مصور کاکڑ کے حوالے سے کہ آئی جی صاحب کو بلالیں یقیناً اُن کے خاندان کو تسلی

دے دیں تا کہ وہ تھوڑا پرسکون ہو جائیں۔ چوتھی بات ہمارے جو نواب رئیسانی صاحب نے جو بات کی تھی بجلی کے حوالے سے یا گیس کے حوالے سے، چیف کیسکو کو بلائیں، علاقے میں گیس اور بجلی نہ ہونے کے برابر ہیں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل ٹائم رکھیں گے بالکل time fix کریں گے۔

ملک نعیم خان بازئی: چوتھی بات جو کہ آج کل سولر جو دے رہے ہیں اور ٹرانسفر مرلے جا رہے ہیں پوری کلی کی بجلی نہیں ہے۔ تو وہ لوگ متاثر ہیں۔ اُن کو بحال ہونا چاہیے تا کہ وہ ٹیوب ویل والا سولر کلی والوں کو تو نہیں دیا ہے۔ تو اُن کو بحال ہونا چاہیے۔ مہربانی بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: ok, thank you. جی one by one۔ جی مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب۔

نواب ثناء اللہ خان زہری: جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: سر! مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب بولیں پھر اُس کے بعد آپ بولیں۔ چلیں مولوی صاحب! آپ اِن کو ٹائم دے دیں۔ جی۔

نواب ثناء اللہ خان زہری: Thank you Mr.Speaker آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہماری طرف بھی نظرِ کرم کی۔ سب سے پہلے مَیں میر علی حسن زہری کو صوبائی اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے پر دل کی اتاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اُمید رکھ رہا ہوں کہ حب ضلع جو نیا ضلع ہے اور وہ پسماندہ بھی ہے، کافی ٹائم سے پسماندہ رہا ہے۔ اور ہمارا ایک انڈسٹریل زون بھی ہے اور ہمارے بلوچستان اور سندھ سے لوگ وہاں موجود ہیں۔ اور اُن کی جو انڈسٹریز وہاں لگی ہوئی ہیں اور وہاں کراچی کے سیٹھوں نے سب نے انڈسٹریز لگائی ہوئی ہیں۔ اور ہمارے لوگ پٹھان، بلوچ اور سندھ کے جو لوگ ہیں یا کراچی کے جو غریب لوگ ہیں وہ مزدوری کرنے کیلئے آتے ہیں۔ خصوصاً ہمارے اندرون بلوچستان کے لوگ مزدوری کے لئے وہاں گئے ہیں اور وہاں آباد ہوئے ہیں۔ اُن سے یہی توقع رکھتا ہوں کہ اُن کے حقوق کا وہ تحفظ کریں گے اور جو ناانصافیاں وہاں کے سیٹھ جو لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں، باہر کے لوگوں کو لاتے ہیں cheap labour لیکر کے آتے ہیں، اُن سے کہیں گے کہ یہاں جو آپ نے فیکٹریاں لگائی ہوئی ہیں وہ بلوچستان کی سرزمین ہے، بلوچستان کی سرزمین پر آپ نے لگائی ہوئی ہیں۔ تو جو لیبر ہے، حق بنتا ہے بلوچستان کے لوگوں کا جو بلوچستانی ہیں۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ میر علی حسن زہری صاحب اِن معاملات پر توجہ دیں گے۔ پہلے بھی اُنہوں نے توجہ دی ہے۔ کیونکہ کافی ہمیں شکایتیں ملی ہیں حب کے حوالے سے، پہلے سے جب مَیں چیف منسٹر تھا اُس زمانے سے بھی ہم دیکھتے تھے اِن چیزوں کو۔ لیکن جب آپ ایک عہدے سے ہٹ جاتے ہیں پہلے تو وہ وقتی طور پر اُس چیز پر آ جاتے ہیں اور کر دیتے ہیں لیکن پھر جب آپ اُس عہدے سے ہٹ جاتے ہیں اُس کے بعد اُس پر کوئی توجہ دینے والا نہیں ہوتا۔ یہ ہمارا بہت اہم

مسئلہ ہے۔اور یہاں بہت بڑی بڑی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں اور ساحل بلوچستان کا استعمال ہورہا ہے اور زمین بلوچستان کی استعمال ہورہی ہے۔تو یہ میں آپ سے بھی یہی request کروں گا اور میر علی حسن کو بھی request کروں گا کہ وہ اس بات پر توجہ دیں گے۔اور بڑی محنت اور جدوجہد کے بعد وہ یہاں پہنچے ہیں۔تو ایک دفعہ پھر میں دل کی اتاہ گہرائیوں سے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اسکے بعد جس طرح نواب صاحب نے کہا کہ ہمارے مسئلے ہیں۔جناب اسپیکر! یہاں ہمارے چیف منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں ہماری پارٹی کے بھی۔تو یہاں بہت سارے مسئلے ہیں، یہاں ایف سی کا مسئلہ ہے، یہاں ہماری بجلی کا مسئلہ ہے۔اپوزیشن لیڈر بیٹھا ہوا ہے خضدار میں سارے بلوچستان میں جہاں بھی آپ جاتے ہیں۔اب یہاں میرے خیال پر انہوں نے سولرائیزیشن کی بات کی ہے۔اب سولرائیزیشن کے معاملے میں اب تو ہمارے جو interior دیہات ہیں وہاں بجلی نہ ہونے کے برابر ہے۔ان کو بھی دو گھنٹے میرے خیال دیتے ہیں اور اُسکے بعد وہ اُس کو two-phase کیا ہوا ہے۔اُس کو کوئی دیکھنے والا اور پوچھنے والا نہیں ہے۔اور چیف کیسکو فرعون بن کے وہاں بیٹھا ہوا ہے اپنے دفتر میں۔تو kindly کسی دن اُس کو آپ بلالیں اِدھر اسمبلی میں بلالیں اور ہم سب کو بلالیں ہم آ کے تاکہ آگے اُن تک بلوچستان کی آواز پہنچائیں۔تاکہ اُنکے کانوں میں تو آواز چلی جائے بلوچستان کے لوگوں کی کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔اور جہاں تک ایف سی کا وہ ہے یونس جان اپوزیشن لیڈر نے بھی یہی کہا کہ آپ جائیں یہاں سے، جہاں سے جاتے ہیں آپ کو چیک پوسٹ ہی چیک پوسٹ نظر آتے ہیں۔اور لاء اینڈ آرڈر کا یہ حال ہے کہ اِس دفعہ ہمارے چیئرمین آئے تھے تو رات کو مَیں وہاں سے، ہماری ایک فوتگی ہوئی تھی مَیں فاتحہ پر بیٹھا ہوا تھا تو مجھے میر صاحب کی طرف سے سرفراز کی طرف سے پیغام آیا کہ آپ کی ملاقات ہے۔تو مَیں رات کو وہاں سے نکلا راستے میں، تھوڑی سی ایک جگہ میری آنکھ لگ گئی تو ہمارا ایک زہری کراس ہے جہاں میرا گاؤں بھی ہے، پھر وہاں سے زہری شروع ہوتا ہے وہاں ایک یونس جان کو پتہ ہے نواب صاحب کو بھی پتہ ہے، ایف سی کی چیک پوسٹ ہے وہاں۔تو میری آنکھ کھلی تو میرے ساتھ میرا کزن بیٹھا ہوا تھا اُس سے مَیں نے پوچھا کہ یہ کون سی جگہ ہے؟ کہتا ہے یہ زہری کراس ہے۔مَیں نے کہا کہ تھوڑا slow کریں۔تو اِس طرف دیکھا اُس طرف دیکھا کوئی نظر نہیں آیا مجھے۔پھر اسکے بعد مجھے نیند نہیں آئی۔اِسی طرح طرح آتے آتے مَیں کوئٹہ تک پہنچا۔تو مَیں نے ایک آدمی بھی نہ لیویز کا رات کے ٹائم، نہ کوئی پولیس کا، نہ کوئی ایف سی کا مَیں نے اُس چوکی پر دیکھا۔اور صبح ہوتے ہی اعلیٰ عہدیدار پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کتنی یہاں سے زمیاد گاڑیاں گزری ہیں۔شاید کہ جس میں تیل آتا ہے چھوٹی گاڑیاں ہیں۔کتنی گاڑیاں یہاں سے گزری ہیں تیل والی گزری ہیں یہاں سے کتنی چھالیا گزری ہیں اور اُنہوں نے فکس کیا ہوتا ہے ایک آدمی کو ریٹ دیا ہوتا ہے۔نواب صاحب کا اپنا حلقہ ہے وہاں سے مجھے، مَیں ابھی دبئی میں تھا وہاں سے عمرے پر بھی گیا ہوا تھا، وہاں سے اُنہوں نے مجھے واپس کیا۔ بڑی گاڑیوں کو اُنہوں

نے بند کیا ہوا ہے لیکن مجھے انہوں نے وہ ویڈیو بھی بھیج دی ہے کہ یہاں اس چیک پوسٹ پر لوگوں سے ڈیل کر کے یہاں سے وہ بڑی گاڑیوں کو چھوڑ رہے ہیں۔ تو یہاں اس پر خدارا! یہ بلوچستان ہماری اسمبلی ہے اِس پر ہمیں سوچنا چاہیئے۔ اور ہمیں غور و فکر کرنی چاہیئے۔ ہم اِس طرح اگر بلوچستان کو بے یارو مددگار چھوڑ دیں گے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ ہماری آنے والی نسلیں جناب اسپیکر! ہمیں اچھے ناموں سے نہیں پکاریں گی۔ وہ ہماری قبروں پر اوّل دعا پڑھنے تو آئیں گی ہی نہیں، اگر وہ آ بھی گئیں تو وہ لعنت بھیج کر واپس جائیں گی ''کہ ہمارے باپ داداؤں نے تمہیں کیا بلوچستان دیا ہے اور تم نے کیا بلوچستان کو کر کے ہمارے حوالے کیا ہے'' تو باقی یہ چیزیں تو ہوتی رہیں گی۔ لیکن kindly آپ ایک، یہاں چیف منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، لاء اینڈ آرڈر پر کوئی ایک میٹنگ بلالیں اور ہمارے جو دوسرے مسئلے ہیں معاملے ہیں، بجلی کا معاملہ ہے، یہ سارے بلوچ بیلٹ اور پشتون بیلٹ کا معاملہ ہے۔ آپ کے ہاں بھی اسی طرح اسپیکر صاحب ہوگا۔ دوسری جگہوں پر بھی یہ ہوگا۔ اِن معاملات پر آپ ایک تفصیلاً اِن اداروں کو بلالیں۔ اور سی ایم سے بھی میں یہی کہوں گا کہ جس طرح وہ اُنہوں نے کہا ہے کہ اُن سے کہیں کہ جی جو بھی آپ نے چیک کرنا ہے جو بھی لینا ہے جو بھی دینا ہے، وہ دے دیں لیکن لوگوں کو تو تنگ نہیں کریں۔ اب وہ ایک چھوٹا ساٹنل ہے وہ بھی ہم نے بڑی، مَیں نے، نواب صاحب نے منت کر کر کے تاج جمالی سے ہم نے کروایا تھا دو گاڑیاں اُس میں جاسکتی ہیں۔ تو وہاں گاڑیوں کی لمبی لائن لگی ہوتی ہے۔ ہمارے لوگ suffer کرتے ہیں۔ وہ ہمیں پوچھتے ہیں ہمیں ٹوکتے ہیں۔ بخدا میں آپ کو بتا رہا ہوں جناب اسپیکر صاحب! اب لوگوں کا اعتماد ہم سے اُٹھ گیا ہے۔ پارلیمانی سیاست سے لوگوں کا اعتماد اُٹھ گیا ہے۔ ہم پر پریشر ہے لوگوں کا کہ یا ہمارے ساتھ آؤ بیٹھو یا ہمارے ساتھ نہیں آتے ہو نہیں بیٹھتے ہو، پارلیمانی سیاست چھوڑ دو۔ اپنے گھر میں جا کے کھیتی باڑی کرو۔ اپنے گھروں میں جاؤ، زمینداری ہے، باپ داد نے بہت چھوڑا ہے تمہارے لئے اُدھر جا کے ہل چلاؤ۔ لیکن اِس august House میں نہیں آؤ۔ تو جناب اسپیکر! اِن چیزوں پر ہمیں توجہ دینی ہوگی۔ آپ کسٹوڈین ہیں اِس ہاؤس کے۔ آپ کو بھی اِس چیز پر توجہ دینی ہوگی۔ تفصیلاً میں کبھی اس پر آکر کسی دن بحث کروں گا بات کروں گا۔ لیکن ہم اب اپنے علاقوں میں، حقیقت یہ ہے کہ اب جانے کے قابل ہی نہیں رہے ہیں۔ جب آپ اپنے لوگوں کو بنیادی ضروریات نہیں دے سکتے آپ کسی کو بجلی تک نہیں دے سکتے ہمارے علاقوں میں two-phase جناب اسپیکر! پینے کے لئے پانی بھی نہیں ہے۔ two-phase بجلی آتی ہے اس پر میرے خیال میں آپ کا ٹیوب ویل بھی نہیں چلتا ہے پھنکا بھی آپ کا اس پر نہیں چلتا ہے۔ اور یہی حال ہمارے یہاں پشتون بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے گوادر اور پنجگور کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں، سب سے آپ پوچھیں، یہی حال ہے سب جگہوں پر۔ تو ہمیں بلوچستان کے بنیادی مسائل پر توجہ دینی چاہیئے۔

جناب اسپیکر: ok۔

نواب ثناءاللہ خان زہری: اور اگر ہم بنیادی مسئلوں پر توجہ نہیں دی تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر اس دفعہ تو فارم 47 چل گیا ہے، آنے والے وقت میں میرے خیال میں پھر کوئی اور فارم چلے گا لیکن لوگ پولنگ اسٹیشنوں پر نہیں آئیں گے۔ thank you جناب اسپیکر! کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ مَیں ایک دفعہ پھر میر علی حسن زہری کو دل کی اتاہ گہرائیوں سے اپنی طرف سے اپنے قبیلے کی طرف سے، اپنے ہاؤس کی طرف سے، پیپلز پارٹی کے دوستوں کی طرف سے، اپنے اِس ہاؤس کی طرف سے ایک دفعہ پھر دل کی اتاہ گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: ہم آپکی availability کو چیک کرکے انشاءاللہ اس کے مطابق کیسکو چیف کو بھی اور گیس والے کو بھی ایک دن طلب کریں گے جب آپ available ہوں گے تو انکے ساتھ نشست کریں گے جو بھی ہمارے وہ بتانے ہوں گے، وہ انشاءاللہ میٹنگ میں بتائیں گے۔

نواب ثناءاللہ خان زہری: ٹھیک ہے، thank you

جناب اسپیکر: thank you۔ جی just a minute۔ جی نواب صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر! اِن چیک پوسٹوں کے بارے میں اگر آپ اس سارے ایوان کا رائے لیں تو I am hundred percent sure کہ سارے آنریبل ممبرز یعنی اسکے خلاف ووٹ دیں گے۔ کہ اِن چیک پوسٹوں کو ہٹا دینا چاہیئے۔ آپ رائے شماری کرکے دیکھ لیں کہ کوئی بھی۔ بالکل آپ ژوب سے جیونی تک آپ کسی سے پوچھیں، کوئی بھی اِن چیک پوسٹوں کے حق میں نہیں ہے۔ آپ اِس معزز ایوان سے پوچھیں۔ اگر آپ چیک پوسٹوں کے خلاف ہیں تو آپ اراکین ہاتھ اوپر کریں۔ سب خلاف ہیں۔

جناب اسپیکر: .ok ٹھیک ہے نواب صاحب آپ کا point آ گیا انشاءاللہ، سی ایم صاحب سن رہے ہیں۔ نواب صاحب تشریف رکھیں۔ Ok. thank you. Let the Leader of the House to reply.

قائد ایوان: جناب اسپیکر! آپ اِس august Hall کی جو ووٹنگ کا اختیار ہے وہ صرف آپ کے پاس ہے، آپ اپنا اختیار کسی اور کو نہ دیں۔ اور دوسری گزارش جو دونوں نواب صاحبان نے کی ہے، دونوں بہت قابل احترام ہیں۔ یہ جو سیکورٹی فورسز کی جو چیک پوسٹیں ہیں کوئی شک نہیں اس میں کہ سیکورٹی فورسز grey میں operate کر رہی ہیں، بلوچستان کے حالات پچھلے چھ مہینوں سے یا پچھلے ایک سال یا پچھلی کئی دہائیوں سے آپ کے سامنے کہ جس طرح سے دہشتگردی کے بڑے بڑے واقعات ہو رہے ہیں اُس کو مدنظر رکھتے ہوئے سیکورٹی کے special measures لینے پڑتے ہیں یہ بات درست ہے کہ کس لیے وہ چار گھنٹے پانچ گھنٹے جیسے ابھی نواب صاحب فرما رہے تھے۔ ابھی میر شعیب نوشیروانی صاحب بھی مجھے بتا رہے تھے کہ اُنہوں نے by road travel کیا ہے تو We will definately

take a notice of this. ہم بات کریں گے اور اِنشاء اللہ تعالیٰ ensure کریں گے کہ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچے سیکورٹی کی چیکنگ ہے وہ ظاہر ہے سیکورٹی فورسز ہیں چیکنگ کرنا اُن کا حق ہے لیکن چار گھنٹے تک ایک بس کو کھڑا رکھنا یہ ایک انتہائی نامناسب ہے۔ یہ اِنشاء اللہ تعالیٰ نہیں ہونے دیں گے I will talk to the Corps Commander اور ہم اِنشاء اللہ تعالیٰ اِن فورسز سے بھی بات کریں گے اور لوگوں کو fecilitate کریں گے۔ چیکنگ ظاہر سیکورٹی فورسز ہیں اُن کا کام یہی ہے اِسی کے لیے وہ تنخواہ لیتے ہیں اور ہم fecilitate کریں گے زیادہ سے زیادہ provincial government نے کوئی اُس میں اپنا کردار کرنا ہے کیا ہم اُس پر کوئی stands بنادیں یا کوئی ways بنادیں، جس سے چھ سات جگہوں پر کوئی سڑک کھلی کرنی ہیں وہ کرلیں یا جگہ کوئی اور طے کرلیں ضروری تو نہیں ہے کہ لک پاس پر کرنا ہے جہاں لمبی لائنیں لگ جائیں۔ تو بہر حال یہ ایک issue ہے اور اِس issue کو resolve کریں گے۔ مَیں یقین دلاتا ہوں اِس august House کو کہ اِنشاء اللہ تعالیٰ ہم آج ہی بات کر کے پھر آپ کو report کریں گے۔

جناب اسپیکر: thank you۔ نواب صاحب نے رائے تو لی ہے لیکن اُس کی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ Leader of the House آپ سے اتفاق کرنا چاہتا ہوں۔ جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر! اِس کی کوئی قانونی حیثیت ہے یا نہیں ہے لیکن سب چیک پوسٹوں کے خلاف ہیں۔

جناب اسپیکر: ok,ok! Thank you please۔ مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں بات کرتا ہوں پھر آپ بعد میں شکوہ کریں گے کہ مولانا نے بات نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کا گلا خراب ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی۔ مَیں علی حسن زہری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ ساکران روڈ جو 70 سال سے نہیں بنی ہے وہ اِنشاء اللہ بن جائے گی۔ اور گڈانی، گڈانی کے ماہی گیر جو فریاد کر رہے ہیں جو ٹرالر مافیا ہے وہ پریشان ہیں۔ شپ یارڈ والے، شپ یارڈ بہت بڑا پروجیکٹ وہاں موجود ہے پھر بھی گڈانی کے عوام کو پینے کے لیے وہاں پانی نہیں ہے اُمید ہے علی حسن زہری صاحب گڈانی، ساکران، ڈامب کے عوام کو انصاف بھی دیں گے ٹرالر مافیا سے، اُن کو بنیادی سہولیات دیں گے۔ اِسی طرح SBK کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ابھی کمیٹی گئی ہے اِنشاء اللہ اُن کے بھی ساتھیوں نے بات کی۔ اُن کا مسئلہ resolve ہونا چاہیے۔ اِسی طرح مصور کاکڑ اب تک غائب ہے۔ حکومت نے پتہ نہیں کیا کِیا ہے۔ اُس کے لواحقین بھی موجود ہیں۔ اُس حوالے سے بھی اسپیکر صاحب! آپ اُن سے پوچھیں

آئی جی صاحب سے، سب سے کہ یہ بچہ اب تک کیوں بازیاب نہیں ہوا۔ اِسی طرح گوادر کی آل پارٹیز کے دوست گزشتہ دس دن سے دھرنا دے رہے ہیں بالکل جائز مطالبات ہیں ٹرالر مافیا ہے بارڈر کے issues ہیں جو ہم یہاں احتجاج کرتے ہیں ہم اُن کے ساتھ ہیں کہ وہ احتجاج کر رہے ہیں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اُن کے مسائل حل کرے۔ اِسی طرح جو چیک پوسٹوں کا بتایا نواب ثناءاللہ زہری صاحب نے اور نواب اسلم صاحب نے۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ اُوپر والے لوگ خاموشی کے ساتھ please۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میرے خیال میں ہماری بات سنیں جو بڑوں کی باتیں تسلی سے سن رہے تھے اب غریبوں کی بھی تسلی سے سن لیں۔ تو یہ جو چیک پوسٹوں کی بات ہوئی نواب ثناءاللہ زہری صاحب نواب اسلم صاحب سے میری یہی گزارش ہے کہ بھئی ہم لوگ کیڑے مکوڑے ہیں بلوچستان کے لوگ کیڑے مکوڑے ہیں بلوچستان کے لوگ انسان نہیں ہیں۔ بلوچستان کے لوگ پاکستانی نہیں ہیں۔ بلوچستان کے لوگ سب دہشتگرد ہیں۔ بلوچستان کے لوگ سب مجرم ہیں بلوچستان کے لوگ سب اسمگلر ہیں۔ تو اِسی لیے تو یہ جو ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم غلام ہیں۔ لکپاس میں ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم غلام ہیں۔ تلار چیک پوسٹ پر ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم غلام ہیں۔ روزانہ ہماری غلامی یہ ہمیں بتا رہے ہوتے ہیں نواب صاحب۔ روزانہ ہمیں یہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ تم غلام ہو بلوچستان والو، تم غلام ہو تمہاری کوئی عزت نہیں ہے کوئی احترام نہیں کوئی غیرت نہیں ہے تمہارا کوئی معتبر و عتبر نہیں ہے بلوچستان میں چیک پوسٹوں پر۔

جناب اسپیکر: پوائنٹ پر آجائیں مولوی صاحب! پلیز پلیز پوائنٹ پر آجائیں تقریر نہیں۔ تقریر نہیں پوائنٹ پر آجائیں پلیز۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دیکھیں مَیں پوائنٹ پر بات کر رہا ہوں۔ تو مَیں یہ کہہ رہا ہوں ناں کہ یہ ہماری توہین کیوں کرتے ہیں نواب ثناءاللہ صاحب نے آج بہترین بات کی نواب ثناءاللہ زہری صاحب نے۔۔۔

جناب اسپیکر: وہ پوائنٹ پر سی ایم صاحب نے response کر دیا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: باقی مَیں نے پہلے دن کہا پہلے دن جب مَیں نے حلف اُٹھایا مَیں نے یہ بات کی ہے۔ پہلے دن مَیں نے FC کے کردار پر بات کی ہے اسپیکر صاحب۔ پہلے دن مَیں نے چیک پوسٹوں کی بات کی ہے پہلے دن مَیں نے کہا کہ ہماری ماؤں اور ہماری بہنوں کو گالی دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: Please Honourable Members order in the House.

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو یہ جو چیک پوسٹیں ہیں یہ بالکل بھتوں کے لیے ہیں یہ ہماری سیکورٹی کے لیے نہیں ہیں۔ یہ زمیاد گاڑیوں کے لیے ہیں۔ پیسے لینے کے لیے ہیں یہ ہمارے لیے نہیں ہیں۔ ان تمام چیک پوسٹوں کو اِسی لیے ہٹایا

جائے۔ یہ جو ہمارے SBK والے بیٹھے ہوئے ہیں مصور کاکڑ کے جو لواحقین ہیں جو ہمارے مطالبات ہیں مَیں اِنشاءاللہ آپ کی ذمہ داری ہے اسپیکر صاحب۔ کہ یہ جو ہم یہاں تقریریں کرتے ہیں آپ سے سوال ہے یہاں جو ہم باتیں کرتے ہیں اِن باتوں کی کوئی حیثیت ہے؟ اِن تقریروں کی کوئی حیثیت ہے؟

جناب اسپیکر: آپ بات کریں اپنی بات کریں سوال نہ پوچھیں آپ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہمارا وقت ضائع، آیا ہماری قراردادوں کی کوئی حیثیت ہے؟ یہ ایک جیسے چیف کیسکو کا بتایا ہے ثناء اللہ زہری صاحب نے کہ چیف کیسکو کو بلایا جائے۔ چیف کیسکو ایک نفسیاتی مریض ہے ہم اس کو نہیں ہٹا سکتے۔ ایک نفسیاتی مریض ہے ہمارے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔ پوری حکومت۔ وفاق، صوبہ، اسپیکر صاحب، وفاق، صوبہ۔ یہ وفاقی حکومت کا ایک حصہ ہے۔ پوری اپوزیشن، حکومت، ایک چیف کیسکو کو نہیں ہٹا سکتی اُس کو بُلا نہیں سکتی، وہ ہماری بات نہیں مانتا اور کسی کو حیثیت نہیں دیتا ہے۔ میری اور آپ کی اپوزیشن والوں کی حکومت والوں کی حیثیت، آپ چیف کیسکو کو آپ اپنے پاس بٹھائیں، آپ کو خود پتہ چلے گا کہ یہ ایک normal انسان ہے کہ نہیں ہے؟ آپ نے بُلایا ہے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں اُن کی غیر موجودگی میں آپ شکایت نہ کریں آپ بات کریں۔ آپ کی بات کا کیا فائدہ اس کا اب وہ غیر حاضر ہے آپ اُس کے خلاف بول رہے ہیں اِس کا کیا فائدہ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو وہ غیر حاضر نہیں ہونا چاہیے، مَیں حاضر ہوں، کیوں وہ میرا اور آپ کا servant ہے کیوں غیر حاضر ہے؟

جناب اسپیکر: ایک طریقہ کار کے مطابق اُس کو حاضر کیا جا سکتا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اُس کو حاضر ہونا چاہیے اُس کو وہاں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے یہاں اسمبلی میں بھیجتے۔

جناب اسپیکر: جی پلیز آپ اپنے پوائنٹ پر آجائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں پوائنٹ پر پھر آتا ہوں اسپیکر صاحب۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے جیسے آپ ہمارے رولز ہمیں بتاتے ہیں۔ جو ہم یہاں باتیں کرتے ہیں جو یہاں تقریریں کرتے ہیں جو قرارداد پاس کرتے ہیں۔ جو سوالات کرتے ہیں جو پوائنٹس یہاں اُٹھائے جاتے ہیں اُن کا حل ہونا چاہیے۔ اُن کے مطالبات، آج نواب ثناء اللہ زہری صاحب نے درست کہا کہ اِس پارلیمنٹ میں کسی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ نواب ثناء اللہ صاحب نے بہترین بات کی ترجمانی کی ہے۔ مَیں پہلی دفعہ اُن کی یہاں تقریر اِس طرح کی سن رہا ہوں۔ مجھے بڑی دلی خوشی ہوئی کہ ہمارے جو نواب ہیں ہمارے قبائل کے، بلوچ کے، پشتونوں کے جو قبائل ہیں وہ اِس بات پر آگئے ہیں کہ ہمارے اِس بلوچستان میں، اِس ملک میں کوئی عزت نہیں ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ کہ آج وہ اِس بات کا احساس کیا کہ آج جو بلوچستان کی

چیک پوسٹوں پر جو ہماری توہین و تذلیل ہماری ماؤں کو، میں ہدایت الرحمٰن میری ماں کو گالی پڑی ہے FC کی طرف سے۔

جناب اسپیکر: وہ point discuss ہو چکا ہے ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہو چکا ہے۔لیکن مَیں بار بار کہوں گا۔میری ماں کو جب گالی پڑی ہے، مَیں بار بار کہوں گا۔ ہر رات کو کہوں گا، ہر دن کو کہوں گا کہ میری ماں جس نے مجھے جنا ہے۔FC کی طرف سے بلوچستان کی سرزمین پر جب میری ماں کو گالی پڑی ہے مَیں قیامت تک FC کو معاف نہیں کروں گا۔مَیں قیامت تک FC کا پیچھا کروں گا جس نے میری جس ماں سے میں جنا ہوں، اُس ماں کو۔آپ کاٹ دیں۔مَیں پچھلی دفعہ اسپیکر صاحب! مَیں اپنی تقریر پڑھ رہا تھا۔ FC اتنی مقدس ہے کہ اُس کا نام کاٹ دیتے ہیں۔ہم یہاں تقریریں کرتے ہیں ۔ میری بات سُنیں آپ مجھے ٹائم دیں۔آپ بڑوں کو کسی کو نہیں ٹوکا۔کسی کی تقریر کے دوران آپ نے بات نہیں کی۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! ایک منٹ تسلی کے ساتھ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ نے کسی کی تقریر کے دوران بات نہیں کی۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! ایک منٹ تسلی کے ساتھ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ نے کسی کی تقریر کے دوران بات نہیں کی۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! مجھے ایک منٹ تسلی کے ساتھ۔گزارش یہ ہے آپ سے کہ یہ پوائنٹ نواب اسلم رئیسانی نے raise کیا۔نواب ثناء اللہ زہری نے اِس پر بات کی۔سی ایم صاحب نے اِس پر response کیا۔ اب آپ ایک بات کو بار بار repeat کر رہے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں کروں گا۔

جناب اسپیکر: تو وہ repeatation ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میرا حق ہے۔

جناب اسپیکر: وہی conclusion ہے وہی ہونی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں ممبر ہوں میرا بھی حق ہے۔

جناب اسپیکر: ہو گیا ہے۔پوائنٹ آپ کا آ گیا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو اِس کا کیا کرنا ہے کیا کریں گے آپ؟

جناب اسپیکر: آگے چلیں آپ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اُسکا کیا کریں گے آپ؟

جناب اسپیکر: وہ کرنا ہے سی ایم صاحب نے کرنا ہے یا اُن کی کوئی ٹیم نے کرنا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہوگا! ہماری عزت محفوظ ہوگی؟

جناب اسپیکر: اُنہوں نے کہا تھا کہ آپ نے سُنا نہیں CM کو۔ اُنھوں نے کہا تھا کہ اِس پر ایک میٹنگ بُلائیں گے، اس کے اوپر سب کو اِس پر participate کریں اُس کے اندر جو بھی۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سی ایم صاحب کو تو ہم بار بار سُنتے ہیں۔ پھر بھی ہماری ماں محفوظ نہیں ہیں۔ پھر بھی ہماری بہن محفوظ نہیں ہیں۔ پھر بھی ہمارے معتبر محفوظ نہیں ہیں۔ پھر بھی یہاں کوئی محفوظ نہیں ہے۔ بار بار تو ہم آپ سے سُن رہے ہیں کہ ہوگیا ہے کرلیا ہے۔ تو بس بات ختم ہے۔ تو میری گزارش ہے جب بھی مَیں تقریر کرتا ہوں آپ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہمیں بات کرنی ہے۔ تو مَیں بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ مجھے بات کرنی ہے۔ تو اِس لیے میری یہ گزارش ہے کہ ہماری عزت واحترام کی خاطر اسپیکر صاحب! اِس کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا جائے۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی انجینئر زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر! مَیں مختصر بات کروں گا اور آپ کی بات صحیح ہے۔ شکریہ کہ آپ نے موقع دیا to the point بات کروں گا ایک اہم مسئلہ ہے باقی تو مَیں علی حسن زہری صاحب کو، نعیم خان نے پارٹی کی طرف سے اُن کو مبارکباد دی ہے مَیں بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور قدوس صاحب آئے تھے وہ چلے گئے ہیں اُن کو بھی اپنی طرف سے welcome کہتا ہوں۔ اور یہ جو مصور کاکڑ کا مسئلہ تھا، اُس کو حل ہونا چاہیے۔ وہ کم از کم ہمیں اعتماد میں لینا چاہیے کہ کیا وہ آج تک ہوسکتا ہے کہ وہ open نہیں بتا سکے۔ SBK کے لیے تو گئے ہیں وہ مسئلہ بھی حل ہونا چاہیے۔ مَیں ایک ضروری مسئلہ جو مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ لیویز کے ہمارے پانچ districts جو ہیں، ایک سمری بنی ہوئی ہے اور اُسکو process کرکے، سی ایم کی طرف آرہی ہے جس میں ہمارا قلعہ عبداللہ ڈسٹرکٹ بھی ہے کہ لیویز B-Area کو ختم کرکے A-Area میں شامل کیا جائے۔ شاید اس سے پہلے کسی نے بات کی، میرے knowledge میں تو نہیں لیکن مَیں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ ایک نظام جو سو سال سے چل رہا ہے اور پاکستان بننے سے اور ایک ٹرائبل سیٹ اَپ کی بنیاد پر چل رہا ہے۔ یہ لیویز کیوں بنائی گئی اور اسکا مقصد کیا تھا اور ایک علاقے کو کنٹرول کرنے کے لئے وہ اُسکا طریقہ کار کیا تھا۔ انگریزوں نے اس کو باقاعدہ طریقے سے انکا جو ایک طریقہ کار ہے وہ بنایا۔ اور اس اسمبلی نے ایک ایکٹ بھی پاس کیا۔ نواب صاحب نے، کہا کہ ہم اِس کو ختم نہیں کرسکتے اور پھر ختم کرنے کے لیے اگر میرا قلعہ عبداللہ میں مَیں سمجھتا ہوں کہ کس کس ایریا کو A-area ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: Honourable Member please, Please Ravi Sahib.

اِنجینئر زمرک خان اچکزئی: ایک مشاورت جو ہوتی ہے کہ Everything should be done through consultation. مشاورت سے ہونی چاہیے، کسی نے میرے ساتھ مشاورت نہیں کی، مَیں قلعہ عبداللہ کی بات کروں پنجگور آ رہا ہے اُس میں تربت آ رہا ہے اُن کے MPAs بیٹھے ہوئے ہیں اُن سے کسی نے مشاورت کی؟ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ اگر آپ اِن کی percentage لے لیں area 82% وہ لیویز کے پاس ہے 18% پولیس کے پاس ہے لیکن میں پولیس کی کارکردگی پر بات نہیں کروں گا، ایف سی کی کارکردگی آپ نے سن لی اُس پر آپ سب لوگوں نے بات کی، کل کو کہیں گے کہ جی پولیس کو بھی ختم کیا جائے یہ ٹوٹل سسٹم ایف سی کے حوالے کر دیا جائے۔ پھر ایک سال دو سال بعد کہیں گے کہ جی ایف سی کو بھی ختم کر کے یہ آرمی کے حوالے کیا جائے۔ کیا یہ ذمہ واری کسی ادارے کی بنتی ہے یا ہمارے اسمبلی کی بنتی ہے؟ یہاں ہم اگر ایک سسٹم جو ہم منتخب نمائندے یہاں آئے ہوئے ہیں، یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ میں قلعہ عبداللہ کو سمجھتا ہوں نواب صاحب اپنے پورے جھالاوان، ساراوان جو ہمارے نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ اپنے ایریا کو اچھی طرح سے سمجھتے ہیں ایک بندہ جو وہاں جا رہا ہے جو کسی کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے، تو باہر سے آئے ہوئے پنجاب کے آدمی کو یا سندھ کے آدمی کو صحیح پتہ ہوگا یا یہاں کے لیویز کو صحیح پتہ ہوگا؟ آپ نے کتنا بجٹ دیا ہے لیویز کو؟ آپ 82% پر آپ کتنا خرچ کر رہے ہیں؟ آپ بہترین سے بہترین طریقے سے اُن کو ٹریننگ دے دیں۔ اُن کو وہی ammunition دے دیں جو فوج کے پاس ہے جو ایف سی کے پاس ہے تو مَیں دیکھتا ہوں لیویز کیسے کنٹرول نہیں کر سکتی ہے۔ مجھے تو پتہ ہے کہ پشین کے لیے لیویز وہ اِن کی کارکردگی سب سے زیادہ بہترین طریقے سے چل رہی ہے۔ آج پشین کا بھی کہہ رہے ہیں کہ اُن کا بھی اے ایریا وہ ختم ہے بی ایریا میں چینج کیا جائے۔ ہم اِس کی مخالفت کرتے ہیں میں یہ تجویز دیتا ہوں نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کم از کم چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوتے تو بہت اچھا ہوتا۔ کہ وہ پورے اسمبلی کو اعتماد میں لے لیں یہ کام ہمارا ہے یہاں ایکٹ اور بل پاس کرنا یہاں قانون سازی کرنا۔

جناب اسپیکر: جی. Ok۔

اِنجینئر زمرک خان اچکزئی: یہاں ایک سسٹم کو بنانا یہ اسمبلی کا کام ہے یہ پارلیمنٹ کا کام ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

اِنجینئر زمرک خان اچکزئی: آپ اس پر ایک رولنگ دے دیں یا اِس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اگر وہ آ جائیں یا ایک کمیٹی آپ بنائیں، ایک رولنگ دے دیں کہ اِس پر بات کریں میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ آپ ایک ایسے decision لے لیں۔

جناب اسپیکر: ایک چیز۔ ایک چیز۔

اِنجینئر زمرک خان اچکزئی: کم از کم وہ لیویز ابھی ختم ہو یا پولیس آ جائے پولیس بھی بہترین فورس ہے میں پولیس کی مخالفت نہیں کرتا ہوں۔ لیکن میں لیویز کو ختم کرنے کی ہر حالت میں مخالفت کروں گا کم از کم قلعہ عبداللہ میں۔۔۔

جناب اسپیکر: Ok.Ok.

اِنجینئر زمرک خان اچکزئی: مَیں یہ سسٹم کو کبھی ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں اور یہ جو آپ سے ایک ریکوئسٹ اسپیکر صاحب کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں ہمارے اپوزیشن اور ٹریژی بنچز کے، ہم جتنے بھی یہاں ہیں اُن کے نمائندے جو کم از کم یہ پانچ ڈسٹرکٹس آرہے ہیں یہ پانچوں کے پانچوں ممبرز اِس میں ہونے چاہئیں پھر اُس میں جو بھی ماننے کے لیے تیار ہیں اُن کا کام ہے میں کم از کم قلعہ عبداللہ کے حوالے سے اِس کی میں مخالفت کرتا ہوں۔ بڑی مہربانی جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی, Thank you زمرک خان صاحب۔ جی تشریف رکھیں آپ نے بات کی آپ بیٹھیں پلیز۔ نہیں نہیں آپ بیٹھیں۔ وہ point over ہوگیا۔ جی one by one۔ آپ بیٹھیں پلیز۔ جی دیکھیں one by one چلیں گے آپ کو بعد میں موقع ملے گا آپ تشریف رکھیں۔ جی۔ اپنا زرک خان صاحب۔ زرک خان صاحب! جی بولیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: Point of order Mr.Speaker!۔

جناب اسپیکر: جی زرک خان صاحب آپ بولیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: جیسے نواب صاحب نے کہا کیسکو چیف ہمارے اِدھر کوئٹہ میں 12,12 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہورہی ہے، کیسکو چیف کو ہم call کرتے ہیں وہ ہماری attend call نہیں کرتا وہ پتہ نہیں اُس نے اپنے آپ کو کون سا چیف سمجھا ہوا ہے، وہ ہماری attend call ہی نہیں کرتا as a نمائندہ، آپ نے، آپ کی سربراہی میں آپ نے پہلے بھی اِن کو بلایا آپ نے پہلے بھی اِن کو directions دی مگر آپ کو یاد ہوگا آپ کے ہی چیمبر میں ہم بیٹھے تھے، اُس پر کوئی بھی کارروائی نہیں ہوئی تو مَیں آپ سے یہ ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ آپ kindly اُن کو بلائیں اور اُن کو بولیں۔۔۔

جناب اسپیکر: done done اُس کے اُوپر ہوجائے گا اِنشاءاللہ۔

جناب زرک خان مندوخیل: Thank you۔

جناب اسپیکر: اِنشاءاللہ ہوجائے گا۔ جی one by one۔

میر غلام دستگیر بادینی: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: دستگیر صاحب بولیں۔

میر غلام دستگیر بادینی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جنابِ اسپیکر: دستگیر صاحب please short ایجنڈا پورا پڑا ہوا ہے اُس کو بھی کرنا ہے۔

میر غلام دستگیر بادینی: مَیں تو سب سے پہلے علی حسن زہری صاحب، اور سردار کوہ یار خان ڈومکی صاحب کو، کیونکہ میں پچھلے سیشن میں نہیں تھا مَیں اِن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور جنابِ اسپیکر صاحب مَیں نواب صاحب کے جو words ہیں اُن کو second کرتا ہوں جیسے اُنہوں نے، نواب صاحب نے کہا کہ جو بلوچستان میں بجلی کی جو صورتحال ہے۔

جنابِ اسپیکر: جی جی بالکل۔

میر غلام دستگیر بادینی: مَیں کہتا ہوں شاید وہ بدلہ لیا جا رہا ہے اور کچھ نہیں ہے۔ ابھی وہ واپڈا کو پتہ ہے کہ already جو زمیندار ہیں وہ solarization کی طرف جا رہے ہیں لیکن اِنہوں نے ایسا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے کہ two phase کر دیئے two phase بجلی نہیں ہے آپ light نہیں جلا سکتے برائے نام ہے میرے خیال میں شاید اُس کو zero آپ کہہ سکتے ہیں۔ تو باقی میری ایک ریکوئسٹ ہے مَیں بار بار ہمیشہ بجلی پر بجلی کے issue پر بولتا رہا ہوں تو میری ریکوئسٹ ہے کہ آپ چیف کیسکو کو بلائیں۔

جنابِ اسپیکر: بلائیں گے، بلائیں گے۔

میر غلام دستگیر بادینی: مَیں اُس کو تو کہوں گا کہ شاید وہ برطانیہ کا King ہے یہاں حاضر ہونے سے۔۔۔

جنابِ اسپیکر: نہیں میٹنگ رکھیں گے اِنشاءاللہ آپ کو بھی اُس میں invite کریں گے۔

میر غلام دستگیر بادینی: دوسری میری ریکوئسٹ ہے۔ جنابِ اسپیکر صاحب!

جنابِ اسپیکر: Please one by one, please one by one. Order in the House please. اصغر علی ترین صاحب جائیں پیچھے please۔ جی جی۔

میر غلام دستگیر بادینی: جنابِ اسپیکر صاحب! دوسرا جو یہاں سے سی ایم صاحب اور ہمارے چند ساتھی گئے ہیں۔ تو میری ریکوئسٹ ہے کہ یہ جو chapter ہے SBK والا تو اِس کو مہربانی کر کے اس کو آپ خود focus کریں آٹھ آٹھ مہینے میں خود گیا ہوں نوشکی SBK میں نے visit کیا آٹھ آٹھ مہینے سے اِن کی pay نہیں ہے تو اِس چیز کو contract سے آپ permanent کی طرف لے آئیں جو آنریبل سپریم کورٹ کا جو ایک decision ہے، اُس کو آپ follow کرائیں مہربانی ہوگی۔

جنابِ اسپیکر: done, done۔

میر غلام دستگیر بادینی: اور بس ٹھیک ہے۔

جنابِ اسپیکر: Thank you جی اسفندیار کاکڑ صاحب۔ ناں one by one۔ سر یہ ادھر پرچیاں آئی ہیں

میرے پاس اُس کے مطابق چلنا ہے۔جی اسفندیار صاحب۔

جناب اسفندیار خان کاکڑ (پارلیمانی سیکرٹری برائے اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): بہت شکریہ جناب اسپیکر آج سب سے پہلے میں حلف برداری جن ممبران نے لی ہے میر علی حسن زہری صاحب اور سردار کوہ یار ڈومکی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اِس کے بعد اللہ ان کو توفیق دے اپنے علاقے کی خدمت کریں۔ جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے ہمارے علاقے کا ایک بچہ جن کا گھر کوئٹہ میں ہے مصور کاکڑ اغوا ہوا تھا اُس کا ابھی تک کچھ بھی پتہ نہیں چلا اُس کے والدین، اُس کے گھر والے، اُس کی ماں اور پورا علاقے کے لوگ سخت ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ جبکہ اُن کی پوری فیملی کو تسلی دی گئی کہ آپ لوگوں کو جلد، اور آپ کی کمیٹی کو ایک رپورٹ پیش کریں گے کہ کس حد تک ہم پہنچے ہیں۔ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا۔ جناب اسپیکر! جلد سے جلد اِن کے والدین کو تسلی ہونی چاہیے کہ کام کس حد تک پہنچا ہے۔اور ہر روز کسی نہ کسی کے بچے اغوا ہوں گے۔ اِس کے لیے کوئی روک تھام ضروری یہ ہے کہ سرکار اِس پر عملدرآمد کرے۔ دوسرا جناب اسپیکر! ہمارا علاقہ برشور، توبہ کاکڑی ہمارے حلقے کی بہت زیادہ یہاں پہاڑی سلسلہ اور زمینیں ہیں جن کو مختلف باہر کے لوگوں نے اور یہاں کے لوگوں نے کمپنیوں نے الاٹ کیے ہیں۔ جو جن میں بالکل لوکل بندہ نہیں ہے۔تو اُس کی ہم سخت مخالفت کرتے ہیں۔ ہمارے علاقے کے لوگ اِس چیز سے بہت سخت ناراض ہیں۔تو اس کو فوری طور پر کینسل کیا جائے۔ بہت شکریہ جی۔

جناب اسپیکر: Thank you, ۔جی ظفر علی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر! یہ دو تین دن سے ایک لیٹر ہمیں موصول ہوا ہے بی ایریا اور اے ایریا کا ایک لیٹر آیا ہے یہ ڈسٹرکٹ کیچ ہے پنجگور ہے آواران ہے پشین ہے چمن ہے قلعہ عبداللہ ہے۔ جناب اسپیکر! یہ اچانک سا کیا ہو گیا ہے ہمارے۔۔۔

جناب اسپیکر: لیٹر کیا ہے؟

سید ظفر علی آغا: ایک لیٹر نکلا ہے کہ اِس کو بی ایریا میں convert کیا جائے۔

جناب اسپیکر: B-area to A-area convertation. ؟

سید ظفر علی آغا: Yes۔اب میں A-area کو۔۔۔(مداخلت) جی سمری بن گئی ہے۔میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر! یہ لیویز فورس میں بھی، ہمارے قبائلی طور پر بھی۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ لیٹر کب کا ہے؟

سید ظفر علی آغا: یہ میں آپ کو send کر دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: یہ کب کا ہے؟ یہ لیٹر کیا ہے؟ date کب کی لکھی ہوئی ہے؟ یہ بہت پُرانا ہے، ایک لیٹر circulate کر رہا ہے سوشل میڈیا پر۔

سید ظفر علی آغا: یہ 9۔

جناب اسپیکر: تاریخ کیا لکھی ہے؟

سید ظفر علی آغا: اِس میں نو مہینے کا وہ بتا رہے ہیں سر! نواں مہینے کا بتا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: نواں مہینے کا؟

سید ظفر علی آغا: یہ جو گزری ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: تین مہینے ہو گئے ہیں اس کو گزرے ہوئے۔

سید ظفر علی آغا: ایک گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر اب بات کرنا ہم، زمرک صاحب نے بھی بات کی، اصغر خان بھی بات کریں گے۔ گزارش یہ ہے کہ ہماری لیویز فورس ماشاء اللہ اچھا کام کر رہی ہے اِس میں کوئی شک نہیں ہے اُن لوگوں نے اِس قوم اِس وطن کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے اگر اِس طرح کا لیٹر واقعتاً اِس میں کوئی صداقت نہیں ہے تو بہت اچھی بات ہے ہم appreciate کرتے ہیں اور اگر اِس طرح کا لیٹر وجود رکھتا ہے تو ہم اِس کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ ہماری لیویز فورس آپ یقین کریں میں آج یہ لفظ استعمال کرتا ہوں کہ وہ ہمارے سروں کا تاج ہیں۔ اُن لوگوں نے امن وامان میں جتنا کردار ہراوّل دستے کا ادا کیا ہے اِس صوبے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیے شہادتیں پیش کیے آج ہم اُس کو convert کر رہے۔ ہیں تو میں اسکو ایک زیادتی سمجھتا ہوں۔ اور یہ ایک پورے تقریباً یہ چار پانچ ضلعے ہیں۔ اِس کو nominate بھی کیا گیا ہے سر! اگر یہ لیٹر بالکل اِس میں موجود نہیں ہے تو یہ بات یہیں پر ختم ہو جاتی ہے اور otherwise اگر اِس میں کوئی صداقت ہے تو اِس پر ہم علامتی walk-out ابھی سے کرنا چاہتے ہیں سر! walk-out ہمارا حق بنتا ہے ہم لیویز کو قطعاً convert نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر: یہ کہاں سے آیا ہے لیٹر؟ یہ آپ check کریں کب کا ہے۔

سید ظفر علی آغا: لیٹر اگر حقیقت رکھتا ہے سر! اگر حقیقت رکھتا ہے۔

جناب اسپیکر: پہلے اِس چیز کو confirm کر لیں۔

سید ظفر علی آغا: تو ہم یہ حق رکھتے ہیں۔ بہت شکریہ جناب!

جناب اسپیکر: Thank you۔ جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ساتھیوں نے یہاں بات کی آپ بھی اور ہمارے ساتھی بھی

confuse میں ہیں کہ یہ ایک لیٹر نہیں ہے یہ ایک سمری ہے، summary initiate ہوئی ہے۔ سمری آپ کو معلوم ہے کہ ایک department میں سے پھر next department پھر next بندے کے پاس move کر رہا ہے۔ یہ circulate ہو رہی ہے اُس میں قلعہ عبداللہ، چمن، پشین چند اضلاع اور ہیں جو کہ بی ایریا کو اے ایریا میں convert کر رہی ہیں۔ یعنی جو مطلب اگر پشین میں جو B ایریا ہے وہ A ایریا میں convert ہو جائے گا۔ قلعہ عبداللہ بھی اس طرح ہو جائے، چمن بھی اس طرح ہو جائے گا۔ تو یہ ایک سمری ہے جو circulate ہو رہی ہے۔ اور ابھی اسکی آخری approval رہتی ہے۔ تو اس میں ابھی خدشات ہیں انجینئر زمرک صاحب کو، ہمیں ہے باقی تمام اپوزیشن ساتھیوں کو ہے کہ جی آپ یہ practise پہلے بھی کر چکے ہیں۔ آپ نے پچھلے دور میں اُس سے پچھلے دور میں آپ نے بی ایریا کو اے ایریا میں convert کیا پھر آپ نے دوبارہ بی ایریا کو بی ایریا declare کر دیا۔ تو لہٰذا یہ practice نہ کیا جائے دیکھیں جناب اسپیکر صاحب! مجھے آپ یہ بتائیں کہ میں اگر ضلع پشین کی بات کروں 15 کلومیٹر کا اے ایریا ہے اور باقی تمام جو اضلاع ہیں جس کی آبادی افغانی refugee کو ملا کر ساڑھے بارہ لاکھ بنتی ہے اور لیویز کے ہاتھ میں ہے۔ اب crime ratio آپ اُٹھا کے دیکھ لیں کہ A-area م میں کیا crime ہو رہا ہے اور B-area میں کیا crime ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح اگر آپ اُٹھائیں سہولیات کے لحاظ سے کہ آپ پولیس کو کتنی سہولیات دے رہے ہیں اور لیویز پر کتنا آپ خرچہ کر رہے ہیں۔ آپ بجٹ جو پیش کرتے ہیں اسمبلی میں لیویز کے لیے آپ نے کتنا پیسہ رکھا ہے اور پولیس کے لیے کتنا رکھا ہے۔ یقیناً لیویز کی قربانیاں ہیں جناب اسپیکر صاحب! ابھی جو امن بقایا ہے B-area میں وہ لیویز کی صوابدید ہیں بڑے کم resources میں بڑے کم خرچہ میں اُنہوں نے اپنے حلقوں کو اپنے لوگوں کو اپنے domain کو اپنے area کو سنبھالا ہوا ہے۔ اور جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو بتا دوں لیویز کی بڑی قربانیاں ہیں۔ لیویز ایک فورس ہے اور اُن قبائل کے ساتھ بڑی attached ہے جو بڑے مسئلے مسائل ہیں جو کورٹ کچہری کے بجائے لیویز خود حل کرتی ہے یہ ایک بڑا benefit ہے ہمارا دوسری بات یہ کہ ہم کیا message دے رہے ہیں B-area کو، ہم لیویز کو کیا message دے رہے ہیں public کو کیا massage دے رہے ہیں۔ یعنی یہ تو چلیں پھر بار بار تجربہ کر رہے ہو بلوچستان میں مت کریں تجربے جناب اسپیکر صاحب! اگر حکومت ایسا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو یقیناً ہم بحیثیت اپوزیشن ممبر ہم اس کی مخالفت کریں گے۔

جناب اسپیکر: نہیں ٹھیک ہے بالکل۔

جناب اصغر علی ترین: ہم کہتے ہیں کہ A-area, A-area پر ہو اور B-area جو ہے وہ B-area پر ہو۔ اور بلکہ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ لیویز کا فنڈ بڑھائیں، اُن کی training کریں اُن کو اچھے آلات دیں، نئی انکریمنٹ

دیں، اُن کے لیے گاڑیاں نہیں ہیں وہ پرانی گاڑی کھڑی ہے 1988ء ماڈل پک اَپ وہ بھی ڈیزل کہیں اور سے لا کے بیچارے بڑے مشکل سے اگر وہ گشت کرتے ہیں۔ گشت کے لیے پیسے نہیں ہیں پیٹرول نہیں ہے تو جناب اسپیکر صاحب! بجائے یہ کہ A-area اور B-area کریں۔ آپ اُن کو strengthen کریں اُن کو فنڈ دیں اُن کو مضبوط کریں اُن کی ٹریننگ کریں اُن کو جدید آلات دیں تا کہ وہ مزید اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: اچھا اصغر ترین صاحب! اس میں ذرا میں آپ کو تھوڑا سا update کروں اس میں یہ چونکہ ACS home سے related ہے اور ہوم منسٹر چونکہ اِس وقت لیڈر آف دی ہاؤس، چیف منسٹر صاحب کر رہے ہیں۔ تو آپ اگر تین چار آنریبل ممبرز ہیں جن کے ڈسٹرکٹس کا اس لیٹر میں نام شامل ہیں، تو وہ ACS Home سے ایک ملاقات کر لیں اور انشاء اللہ وتعالیٰ میرے خیال میں اس پر ایک ایپکس کمیٹی کا تھا کوئی تین چار مہینے پہلے جو یہ لیٹر ابھی circulate کر رہا ہے تو ہوسکتا ہے کہ یہ شاید سوشل میڈیا پر اس کا کوئی وجود نہ ہو۔ لیکن پھر بھی جو آپ کے خدشات ہیں تو آپ اُن سے مل لیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! ٹھیک ہے ہم اُن سے بات کر لیتے ہیں۔ یہاں بجلی کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یقیناً ہم اگر اپوزیشن میں ہیں لیکن حکومت کے اچھے کاموں کی ہمیں تعریف کرنی چاہیے۔ یہ جو solarization کا سسٹم چل پڑا اور ہر ذمہ دار کو بیس بیس لاکھ روپے دے رہے ہیں اور براہِ راست اُن کے account میں منتقل ہو رہے ہیں یہ بڑا اچھا عمل ہے۔ اب جناب اسپیکر صاحب! اس میں مسئلہ یہ آ رہا ہے کہ واپڈا نے three phase کی بجلی two phase پر ڈال دی ہے۔ ابھی تک جو پیسے کسان کے accounts میں گئے ہیں وہ صوبائی حکومت کے پیسے ہیں۔ ابھی تک تو وفاق سے پیسے آئے نہیں ہیں۔ یعنی جو بلوچستان کو وفاق share دے رہا تھا، کچھ share بلوچستان کا تھا اور بڑا share وفاق کا تھا۔ ابھی جو initiative گورنمنٹ نے لی ہے، گورنمنٹ نے اپنی اُن کا share تھا وہ اُنہوں نے distribute کرنا شروع کر دیا ہے وفاق سے تو ابھی پیسے آئے ہی نہیں ہیں تو وفاق نے پیسے آنے سے پہلے بجلی بند کر دی اور three phase کے بجائے two phase کر دی۔ ابھی میں اگر آپ کو مثال دوں دیکھیں جناب اسپیکر! ابھی پشین شہر 15 کلومیٹر کے اُس area میں ہے اب وہ 18 گھنٹے بجلی کے بجائے 12 گھنٹہ کر دی بھائی کیوں؟ جی recovery نہیں ہے، بھائی کیوں ابھی جو پیسے آنے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! پہلے آپ پورے پیسے دیں آپ 100% میٹنگ کریں آپ جب کسانوں کو پیسے دیں گے پھر اُس کے بعد آپ ٹرانسفارمر، کھمبے اُٹھائیں اُن کی فیڈر بند کریں اُس کے بعد آپ اپنا نیا نظام بنائیں۔ اب پیسے آئے نہیں ہیں پیسے منتقل نہیں ہوئے ہیں وفاق نے ایک روپیہ نہیں دیا ہے یہ جو initiative صوبائی گورنمنٹ نے اُٹھائی ہے وہ اس لیے کہ طعنے مل

رہے تھے کسان طعنے دے رہے تھے زمیندار طعنے دے رہے تھے ہم اپوزیشن والے کہ بھائی آپ پیسے دیں آپ نے وعدہ کیا ہے اور اس وعدے کو 8,9 مہینے ہوگئے ہیں۔آپ کیوں پیسے نہیں دے رہے ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! آپ کا یہ right بنتا ہے آپ کیسکو چیف کو بلائیں اور تمام ممبرز کو بھی یہاں بلائیں سب کے سامنے اُن کو بٹھائیں کہ جی آپ کیا کرنے جارہے ہیں؟ تو اتنی زیادتی اور اتنا ظلم تو نہیں ہونا چاہیے جناب اسپیکر صاحب کہ ابھی شہر کی بجلی بند کردی۔ بھائی شہر کا اس سے کیا تعلق ہے؟ اور جناب اسپیکر صاحب دوسری بات میں آپ کو بتاؤں۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ کا ponit آگیا یہ point ہوگیا اس کے اُوپر کریں گے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! ایک اور گزارش ہے یہ جو شہر کی بجلی اگر آپ چمن کو، پشین کو، قلعہ سیف اللہ کا شہر لے لیں یا مستونگ کا شہر لے لیں جو سٹی ایریا ہے یا کوئٹہ کا شہر لے لیں انہوں نے لوڈ شیڈنگ کردی اب ٹھنڈ ہے 6۔7 منفی چل رہی ہے اور یہاں گیس تو ہے نہیں ماشاءاللہ۔اب بجلی جو آٹھارہ گھنٹے گرمیوں میں ملتی تھی اب اُنہوں نے بارہ گھنٹے کردی ہے، کیوں جی؟ ریکوری نہیں ہے۔ بھائی ریکوری کے لیے کون جائے گا؟ آپ جائیں گے یا میں جاؤں گا؟ آپ کے under labours ہے تو جناب اسپیکر صاحب! اِن کو بھی آپ تنبیہ کریں کہ یہ ریکوری آپ کا کام ہے اگر کوئی بندہ آپ کو بل نہیں دیتا تو آپ متعلقہ چیف سیکرٹری کو ایک لیٹر لکھیں۔ وہاں کے ڈی سیز وہاں کے ڈی پی اوز آپ سے تعاون کریں گے لیکن بجلی ہونی چاہیے اور بالخصوص ابھی 6،5 منفی چل رہی ہے آپ کو پتہ ہے آپ کے علاقوں میں ہمارے علاقوں میں مستونگ اور قلات میں۔

جناب اسپیکر: کب کال کریں کیسکو چیف کو؟

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب کل کال کریں یا پرسوں کریں۔

جناب اسپیکر: نہیں کل تو commitment ہے۔

جناب اصغر علی ترین: پرسوں کرلیں، ترسوں کرلیں۔یعنی weekend سے پہلے پہلے جمعہ سے پہلے پہلے کال کریں ایک ٹائم رکھیں تمام اراکین کو بلائیں اور اُن کو بولیں کہ آئیں اور ہمیں جواب دیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: ok. done, done. کیسکو چیف کو Thursday والے دن، اچھا! اِس طرح ہے کہ ہمارے ایک دو Bill آرہے ہیں ابھی اِس ایجنڈے کے اُوپر ہیں اُن کی ہم نے ایک urgency کے اوپر اُن کی meetings رکھی ہیں میرے خیال میں وہ That is on Thursday and Friday تو وہ اُسمیں سے majority of the Members جو ہونگے وہ آپ کے ساتھ وہ اُدھر کمیٹی روم میں شاید ہونگے وہ۔تو اِس لیے Monday کو اگر ہم next Monday کو رکھ لیتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: بالکل ٹھیک ہے جناب اسپیکر صاحب! Monday بھی دُور نہیں ہے Monday بھی قریب ہے۔ بس ensure ہو کہ یہ آئیں اور جناب اسپیکر صاحب! جو ہم اُن سے demand کرنا چاہتے ہیں جائز، وہ کم از کم۔اب جناب اسپیکر صاحب! یہاں گیس نہیں ہے اگر بجلی بھی بارہ گھنٹے دیں گے چھ گھنٹے دیں گے۔اور بتائیں کہ بندہ کدھر جائے۔بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: اب مَیں ایجنڈے پر آ جاتا ہوں۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: سر! مجھے دومنٹ دے دیں میں لیویز پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ لیویز کا point done ہو گیا۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: سر! مجھے دومنٹ دیدیں۔

جناب اسپیکر: سر! سارے لوگ آپ conclude کس کو کریں گے؟

جناب رحمت علی صالح بلوچ: جناب اسپیکر! اس پر ہماری احتجاج ہے کہ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا۔حکومت سننے والا نہیں ہے۔آپ یقین کریں ہم عوامی نمائندے ہیں۔

جناب اسپیکر: میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔میں نے اصغر ترین کو یہ تجویز دی ہے۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: میں صرف دومنٹ آپ کا لوں گا زیادہ نہیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں ایجنڈا پورا پڑا ہوا ہے۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: اس سمری پر سر! تاثر یہ دیا جا رہا ہے کہ عوامی نمائندوں کی کوئی اہمیت نہیں۔زمرک خان صاحب نے جو باتیں کی ہیں میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔اور میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں کہ ایک اچھے خاصے فورس کو ختم کرنا۔دیکھیں جناب اسپیکر! پانچ ڈسٹرکٹس پہلے سے convert ہیں A-area میں۔آپ وہاں کا ratio منگوا لیں کہ وہاں crime ratio کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم عوامی مسائل کو مشکلات کو لوگوں کی مزاج کے مطابق یہاں اٹھاتے ہیں۔کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ہو گیا یہ point kill ہو گیا ہے۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: تو یہی بات ہو گی۔جو نواب ثنا اللہ زہری صاحب نے کہا کہ پہلے فارم 47 تھا بعد میں کیا ہو گا؟ بعد میں تو یہ ہو گا اب ابھی بھی نوجوان طبقہ ہمارے لوگ پارلیمانی سیاست پر اعتماد کرتے ہی نہیں ہیں، اب عوام کی رائے کا احترام نہیں ہے، آج آپ یقین کریں بلوچستان میں جو عوامی نمائندوں کو سیاسی جماعتوں کو دیوار سے لگایا گیا ہے۔آج کیا صورتحال ہے؟ آج ہر کوئی ایک دوسرے سے سوال کر رہا ہے صورتحال یہی ہے۔پھر آئندہ بھی ایسا کریں 47

نہیں کریں پھر بلوچستان کے سیٹوں کو open tender کردیں۔70 کروڑ سے شروع کریں جس نے زیادہ بولی دی وہی MPA ہے۔ otherwise اگر عوامی نمائندوں کی یہ اہمیت ہے کہ ہم فلور پر بات کرتے ہیں، حکومت جواب دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ نے پیسے دیئے ہیں؟

جناب رحمت علی صالح بلوچ: نہ بات کرنے کے لئے تیار ہیں ایک خوف کا ماحول ہے تو ہم کس طرح لوگوں کو نمائندگی دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ پیسے دے کے اسمبلی میں آئے ہیں؟

جناب رحمت علی صالح بلوچ: جی؟

جناب اسپیکر: آپ پیسے دے کے اسمبلی میں آئے ہیں؟

جناب رحمت علی صالح بلوچ: کیا؟

جناب اسپیکر: میں نے کہا۔ آپ کچھ دے کے اسمبلی میں آئے ہیں؟

جناب رحمت علی صالح بلوچ: جی بالکل نہیں مجھے عوام نے منتخب کیا ہے۔

جناب اسپیکر: بس .done, the game is over۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: دیکھیں جو سسٹم چل رہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں۔ میری پارٹی کے، میں آپ کو ثبوت دکھاتا ہوں۔ میری پارٹی کے کتنی سیٹوں کا رزلٹ تبدیل کیے ہیں۔ کیوں بھائی؟ اب بات یہ ہے کہ XXXX تو آج حالات یہی ہوں گے۔XXXXXXXXXX۔

جناب اسپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ تشریف رکھیں ہو گیا۔ پلیز شکریہ آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ جی ڈاکٹر صاحب۔ آپ بھی اسی پر بات کریں گے۔ جی۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جی میں بھی اِسی پر ایک پوائنٹ کلیئر کروانا چاہتا ہوں ۔ یہ جو لیٹر کی بات ہو رہی ہے سر! یہ 29-8-2024 کو سی ایم ہاؤس کوئٹہ میں پرائم منسٹر نے چیئر کیا۔ اور اس نے کلیئر کیا کہ جو پانچ چھ ڈسٹرکٹ ہیں ان کو a area میں convert کیا جائے، recommend کیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے یہ پوائنٹ ہو گیا۔ آپ مہربانی کر کے اس کمیٹی میں شامل ہو جائیں۔ آپ ACS home سے ملیں اس بارے میں ذرا clarification لیں کہ اس کے اوپر کیا طریقہ کار ہے اس کے مطابق انشاء اللہ

☆ بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ XXXX - XXXXXXXXXX کارروائی سے حذف کردیئے گئے۔

آپ کے ساتھ ہم بھرپور تعاون کریں گے۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جی ہاں سر! یہ ایپکس کمیٹی ہے سپریم کمیٹی ہے پاکستان میں کوئی سپریم کمیٹی ہو ہی نہیں سکتی۔ جب انہوں نے ایک decision بلکہ کرلیا ہے۔ یہ سمری، لیٹر میں نے thoroughly پڑھا ہے۔ سر! میں آپ کو بھی وہ لیٹر دکھا سکتا ہوں آپ خود بتائیں اب ایک لیویز فورس جو اس وقت میرے خیال میں 80% آبادی کو cover کر رہی ہے۔ اور لیویز کا جو role ہے وہ بہت اہم ہے۔ کیونکہ لیویز وہ ہر علاقے کے ہر بندے کو وہ اچھی طرح جانتی ہے۔ اگر کسی گاؤں میں کوئی مسئلہ ہوتا ہے۔ وہ گھر بیٹھے بیٹھے اُن کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ crime کس نے کیا ہے۔ اب پولیس کو اس چیز کے بارے میں کوئی علم نہیں ہوتا۔

جناب اسپیکر: بالکل ایسا ہی ہے آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: اب اگر پانچ چھ ڈسٹرکٹس فرسٹ فیز میں اُنہوں نے لکھا ہے کہ ہم convert کریں گے فیز ون میں۔ اب دوسرے ڈسٹرکٹس بھی وہ لوگ اُن کی ذہن میں ہیں کہ پورے بلوچستان کو وہ A-area میں convert کرنے کا confirm پروگرام ہے۔ اور سر! آپ دیکھ لیں میرے خیال میں اِس اسمبلی میں جتنے بھی پارلیمنٹیرین بیٹھے ہوئے ہیں کوئی بھی اس کا favour نہیں کرے گا ایک single بھی۔ کیونکہ سارے لوگ ہمارے 80% ممبر۔۔۔

جناب اسپیکر: آ گیا براہِ مہربانی کرکے، thank you۔ آپ کا point آ گیا on record.

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: 2nd سر!

جناب اسپیکر: جی۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جو SBK کی بات ہو رہی ہے اُس میں اس وقت میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ صرف ژوب میں 505 ٹیچرز کی آسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں، 130 سکول بند ہیں۔ اُس علاقے کے بچے کیا کریں اس وقت بھیڑ بکریاں وہ لوگ چرا رہے ہیں کیا وجہ ہے کہ کوئی سال ہو گئے کہ ان لوگوں کے appointments نہیں ہو رہی ہیں تمام process سے گزر چکے ہیں۔ ان کے وہ paper ہو چکے ہیں سپریم کورٹ تک گئے ہیں۔ اس لیے ایک سال تو بچوں کا گیا اب اگلے سال تک بھی اگر یہ حال رہا تو مزید یہ تباہی ہوگی۔ تو اس لیے ہم ریکوئسٹ کرتے ہیں اور تمام پارلیمانی ارکان کی یہ کوشش ہے کہ آپ لوگ ان کے آرڈر جاری کیے جائیں۔

جناب اسپیکر: ok thank you۔ وقفہ سوالات۔ دو questions۔ میڈم! ایجنڈے پر مہربانی کرکے سارے points kill ہو گئے۔ جی آپ مہربانی کرکے بتائیں بتائیں جی بتائیں۔

میڈم غزالہ بیگم گولہ (ڈپٹی اسپیکر): علی حسن زہری کو میں اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنی طرف سے اُن کو مبارکباد

پیش کرتی ہوں اور یہی امید رکھتی ہوں کہ وہ اپنے احسن طریقے سے اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں گے۔ اور اس کے ساتھ میں کیسکو کے بارے میں جو باتیں ہوئی ہیں اور گیس بھی مختصر میں یہ کہوں گی کیونکہ گیس کی لوڈ شیڈنگ پر جو سب سے زیادہ ہماری گھریلو خواتین وہ اُس چیز سے suffer کرتی ہیں۔ تو لہٰذا اس کو ریکارڈ پر لا رہے ہیں۔ کہ گیس کی لوڈ شیڈنگ کم سے کم کی جائے اور گیس کا پریشر بھی بڑھایا جائے۔ اور اُس کے ساتھ ہی کیسکو کیونکہ جس وقت light نہیں ہے اُسی ٹائم پر گیس بھی نہیں ہے دونوں چیزیں ایک ٹائم پڑ نہیں ہیں تو ظاہر ہے گھریلو صارفین وہ اس چیز سے بہت زیادہ suffer کر رہی ہیں۔ اور اس کے ساتھ۔۔۔

جناب اسپیکر: thank you میڈم thank you۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: میں مصور کاکڑ کے لیے بھی ضرور یہاں یہ بات کہوں گی۔ کہ اُن کے لیے بھی وہ آگے جو عملی قدم ہے وہ اقدامات اُن کے لیے بھی لیے جائیں۔ اور SBK کی جو آٹھ نو مہینے سے جو تنخواہیں نہیں دی گئیں اس issue کو بھی اسپیکر صاحب! kindly اس کو بھی consider کیا جائے اور میں گیس اور کیسکو کے لیے دوبارہ کہوں گی۔ کیونکہ اس میں سب سے زیادہ ہماری گھریلو خواتین وہ اس چیز سے suffer کر رہی ہیں۔ thank you so much.۔

جناب اسپیکر: thank you۔ وقفہ سوالات۔ دو questions چونکہ محکمہ کھیل سے related ہیں، منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور پانچ questions PHE department سے related ہیں، وہ بھی منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ okay just a minute please. یہ اچھی بات ہے سنیں، سنیں ایک منٹ wait please۔ نہیں نہیں وہ آپ نے وہ کہتے ہیں کہ منسٹر صاحب چونکہ نہیں ہیں دونوں رخصت پر ہیں دونوں نے application دی ہیں رخصت کی لہٰذا۔۔۔ (مداخلت) one by one please۔ جی جی اُنہوں نے آپ سے کہا ہے۔ لیکن یہ ہے کہ honorable mambers یہ کہہ رہا ہے کہ okay سر! سنیں سنیں میری بات۔ میں نے کہہ دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں PHE ڈیپارٹمنٹ کے متعلق جو questions ہیں نور محمد صاحب کہہ رہے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ میں reply کروں گا۔ لیکن چونکہ آپ سے satisfy نہیں ہیں۔ اور آپ اُن کو منسٹر کو سننا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ کے question اور سپورٹس کے question کو next session تک defer کرتے ہیں جب منسٹر کو حاضر کریں گے تب آپ کریں گے۔ اللہ ٹھیک کرے گا اللہ بہتر کرے گا۔ اُن کو حاضر کریں گے۔ یہ ہم کوشش کریں گے وہ نہیں جائیں گے ہم آپ کے جو highest level ہے گورنمنٹ کا۔۔۔ (مداخلت)

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): آپ اُن کو نوٹس دے دیں کہ وہ آجائیں۔ کیا surety ہے کہ وہ منسٹر صاحب آئیں گے۔ جب بھی سوالات ہوتے ہیں وہ نہیں آتے ہیں۔ آپ اُنکو نوٹس دے دیں کہ وہ آجائیں۔

جناب اسپیکر: میں اپنی پوری کوشش کروں گا even سی ایم صاحب تک میں بتاؤں گا کہ منسٹر صاحب next session میں حاضر ہونا چاہیے۔ وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب، میر محمد صادق عمرانی صاحب، ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب، ڈاکٹر بابہ خان بلیدی صاحب، محترمہ شہناز عمرانی صاحبہ نے رواں اجلاس سے جبکہ سردار فیصل خان جمالی صاحب نے آج تا 30 دسمبر کی نشستوں سے اور ساتھ ہی میر لیاقت علی لہڑی صاحب، جناب عبدالمجید بادینی صاحب، محترمہ مینا مجید صاحبہ، اور میر جہانزیب مینگل صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: اپوزیشن لیڈر میں آپ کو ایک چیز کی اور یقین دہانی کراتا ہوں کہ next session میں اگر concerned minister حاضر نہ ہوئے تو یہ سارے سوالات کمیٹی کو ریفر کریں گے اور وہ اس پر تقریباً invegistication کرے گی۔

جناب اسپیکر: سرکاری کاروائی برائے قانون سازی:

مجلس قائمہ برمحکمہ محنت وافرادی قوت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔

چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ محنت وافرادی قوت! مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون 05 مصدرہ 2024ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

میر غلام دستگیر بادینی: مَیں چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ محنت وافرادی قوت، مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون 05 مصدرہ 2024ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجلس قائمہ برمحکمہ محنت وافرادی قوت کی رپورٹ بر بلوچستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون 05 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش ہوا وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت! بلوچستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون 05 مصدرہ 2024ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں،

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت وثقافت): میں وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون 05 مصدرہ 2024ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا بلوچستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون 05 مصدرہ 2024ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت! بلوچستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون 05 مصدرہ 2024ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت وثقافت: مَیں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون 05 مصدرہ 2024ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون 05 مصدرہ 2024ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور! بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت وثقافت: مَیں پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور، بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش ہوا۔ چونکہ بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) مزید غور طلب ہے۔ لہٰذا اسے متعلقہ مجلسِ قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور مجلس کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس بابت بروز جمعہ مورخہ 27 دسمبر 2024ء کو مذکورہ مسودہ قانون پر غور وخوض کرکے بروز

سوموار مورخہ 30 دسمبر کو اسمبلی نشست میں اپنی رپورٹ پیش کریں۔

بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2024ء) کا پیش کیا جانا۔ اچھا! اِس طرح ہے کہ ایک منٹ one by one اچھا اس طرح کہ اگر ایک منٹ زہری صاحب، اس کو پیش کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف: آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کردیں۔

جناب اسپیکر: پلیز آپ اسکو پیش کرنے دیں۔ پھر اُس پر آپ جو بھی کہنا چاہیں۔

قائد حزب اختلاف: منظور کرنے سے پہلے یہ اسکو کمیٹی کے سپرد کردیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں جائے گا اس طرح نہیں جائے گا انشاء اللہ بے فکر رہیں آپ تشریف رکھیں۔ مَیں آپ کو اس پر انشاء اللہ موقع دوں گا۔ وزیر برائے محکمہ ریونیو! بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش کریں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): مہربانی اسپیکر صاحب۔ مَیں وزیر برائے محکمہ ریونیو، بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش ہوا۔ جی زہری صاحب! آپ کیا کہنا چاہ رہے تھے۔

قائد حزب اختلاف: اِس کو منظور کرنے سے پہلے اسکو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: تاکہ کمیٹی اسکا بغور جائزہ لے لے، ایسے بل ہم لوگ پاس کررہے ہیں کہ بغیر اُس کے، باقی جیسے کہ آپ نے پہلے بل پاس کردیئے ہیں، وہ کمیٹی کے through آگئے ہیں ہم نے پاس کردیئے ہیں کسی نے اُن پر اعتراض نہیں کیا۔ اب ایگریکلچر پر آپ ٹیکس لگا رہے ہیں ہمارے پاس ہے کیا، آپ مجھے ذرا یہ بتادیں آپ ٹریکٹر پر بھی ٹیکس لے رہے ہیں ایگریکلچر پر آپ فیڈ پر بھی لے رہے ہیں آپ گندم پر بھی لے رہے ہیں۔ اور تمام زرعی آلات پر آپ ٹیکس لے رہے ہیں پھر آپ نے جو ٹیکس کا مسودہ بنایا ہے مَیں کہتا ہوں میری زمینیں پڑی ہوئی ہیں پینتیس سو روپے آپ نے ٹیکس کا ایک مسودہ یہاں بنایا ہے۔ میں سال کا اپنی زمینیوں کا پچیس ہزار میں آپ کو دے دیتا ہوں آپ کرلیں اُسکو۔ کہاں سے لوگ لے کر کے آئیں گے۔ مطلب ہے کہ ہم ایسی چیزوں کو یہاں سے پاس کررہے ہیں ہم نہ دیکھ رہے ہیں نہ

ہم انکو سن رہے ہیں نہ کمیٹیوں کے حوالے کر رہے ہیں اور نہ کسی سے پوچھتے ہیں اور ایوان میں ہم ٹیکس کے لئے پیش کر رہے ہیں اور ہمارے پاس ٹیکس کے لئے کیا کم چیزیں ہیں ہم کس چیز پر ٹیکس نہیں دے رہے ہیں۔ آپ مجھے بتا دیں ہم ایگریکلچر کے کس چیز میں ٹیکس نہیں دے رہے ہیں ایک تو ایگریکلچر کو تباہ کر دیا ہے واپڈا نے اور دوسرا ہم ایگریکلچر پر ٹیکس لگا رہے ہیں۔ مہربانی کریں اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں تا کہ کمیٹی اس کا بغور جائزہ لے لیں اسکو بعد میں پاس کریں۔

جناب اسپیکر: آپ کا point on record آ گیا ہے۔ منسٹر صاحب خود recommend کر رہے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ آپ اس طرح کہہ رہے ہیں؟ منسٹر صاحب خود recommend کر رہے ہیں۔

وزیر محکمہ مال: یہ اُن کو invite کیا جائے بورڈ آف ریونیو میں وہاں ایک بریفنگ دے دی جائے گی۔ ٹھیک ہے آپ لوگوں کو بریفنگ دی جائے گی۔

جناب اسپیکر: ok. جی ok. منسٹر صاحب ایک منٹ۔ چونکہ بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2024ء) مزید غورِ طلب ہے لہٰذا اسے متعلقہ مجلسِ قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور مجلس کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس بابت بروز جمعرات مورخہ 26 دسمبر 2024ء کو مذکورہ مسودہ قانون پر غور وخوض کر کے بروزِ سوموار مورخہ 30 دسمبر کی اسمبلی نشست میں اپنی رپورٹ پیش کریں۔ اچھا مزید اسمیں اب یہ گزارش کروں گا سنیں سنیں، سنیں مَیں ایک اور چیز۔۔۔(مداخلت)

قائد حزب اختلاف: دوسرے لوگوں کو بھی بلا لیں، تا کہ تسلی سے اس کا جائزہ لے کے اس کو پیش کریں۔ اِتنی جلدی میں ہم بھی نہیں ہیں کہ فوری طور پر ٹیکس لگا لیں آپ اس کا time frame دے دیں کہ جی 30 تاریخ کو اس کو پیش کر لیں کمیٹی کو موقع دے دیں۔

جناب اسپیکر: ok, done. یہ done ہے۔ اچھا اس طرح ہے میری، ایک منٹ، ایک منٹ۔ مَیں منسٹر ریونیو سے ریکوئسٹ کروں گا۔۔۔(مداخلت) آپ سنیں آپ ایک منٹ۔ جی جی پلیز منسٹر صاحب۔ منسٹر صاحب کو بولنے دیں۔

وزیر محکمہ مال: مَیں قدوس بزنجو صاحب اور ہماری محترمہ زہری صاحبہ، سینٹر آئی تھیں، اور ہمارے جناب زیرے صاحب آئے تھے تو اُس ٹائم آپ نے مجھے بولنے کا موقع نہیں دیا اب مَیں اُنکو welcome کرتا ہوں۔ اور مَیں ماما علی حسن کو جنہوں نے حلف لیا ہے اُس کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok, thank you منسٹر صاحب۔ اچھا مَیں لہڑی صاحب میری ایک گزارش سنیں آپ سب لوگ ایک منٹ سارے ممبرز گزارش سے سنیں۔ یہ جو دو مسودے پیش ہوئے ہیں ایک ہے ٹیکس آن لینڈ کے متعلق اور ایک ہے

بلوچستان کے تنازعات کا متبادل حل یہ دونوں قائمہ کمیٹی کے پاس جائے گی۔ جو قائمہ کمیٹی کے ممبرز ہیں اُن کے علاوہ کوئی بھی ممبر جو اس میں interest رکھتا ہے وہ اُس سیشن میں شرکت کرسکتا ہے۔اب یہ میری گزارش ہوگی کہ اس میں سے majority کے جتنے بھی ممبرز ہیں یہ دونوں بہت بڑی important چیزیں ہیں۔ٹیکس کے حوالے سے بھی اور یہ جو متبادل طریقہ کار ہے resource کی resolvation کا،آپ مہربانی کرکے آپ لوگ سب اس کمیٹی میں شرکت کریں اور وہاں سے جو بھی آپ کے points آتے ہیں وہ آپ on-record لے آئیں اور اُسی کے مطابق آگے بڑھیں گے انشاءاللہ تعالیٰ،.thank you جی محمد خان صاحب۔

حاجی محمد خان لہڑی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): کیونکہ یہاں اسمبلی کی طرف سے ممبران کو نوٹس جانا چاہیے کہ کس تاریخ کو یہ میٹنگ رکھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: نوٹس آئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: تو اُس دن ہم وہاں میٹنگ میں آجائیں گے۔

جناب اسپیکر: آئے گا دونوں کے متعلق آپ کو نوٹس آئے گا۔اگر اس پر ایسا کرتے ہیں اگر آپ کو اعتراضات ہوں گے آپ پوائنٹ اُٹھا سکتے ہیں اُس دن بیٹھک رپورٹ مکمل اگر نہیں آتی ہے اسمبلی میں تو ہم اسکو مزید ٹائم بھی دے سکیں گے انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 27دسمبر 2024ء بوقتِ سہ پہر 03:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05:بجکر 32منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆